मन की बात 100

MANN KI BAAT 100

من کی بات

جلد۔8

’’آدمی کی ضرورت کے لئے دنیا میں بہت کچھ ہے لیکن آدمی کے حرص کے لئے اتنا کچھ نہیں‘‘۔ ہمارے بابائے قوم مہاتما گاندھی کے کہے ہوئے یہ الفاظ، ہماری تیزی سے آگے بڑھتی ہوئی دنیا، اکثر فراموش کر جاتی ہے۔ کاروبار اور صنعتوں کی تیز تر ترقیات کے ساتھ سینکڑوں ٹن فضلاء بھی نکلتا ہے جس کے دوران ماحولیات کو ناقابل تلافی نقصان ہوتا ہے۔ تاہم اس کی روک تھام کے لئے جو کچھ کرنا پڑا اُسے انجام دیا، چند ذمہ دار لوگوں نے جو ڈٹ کر حالات کو اپنے قابو میں لیتے رہے ہیں۔

من کی بات کی آٹھویں جلد ملک کے مختلف علاقوں کے اُن لوگوں کے بارے میں ہے جنہوں نے اپنے اطراف و اکناف کے مسائل دیکھے اور ان سے نمٹنے کے لئے حالات کو اپنے ہاتھوں میں لے لیے۔

اندر پال سنگھ بترا سے لیکر جنہوں نے چڑیوں کو دگرگوں ہونے سے روکنے کے لئے ان کے گھونسلے بنوائے، تامل ناڈو کی خواتین تک جنہوں نے اپنی ناگا ندی کو جولانی بخشی ۔ یہ گیارہ کہانیاں اُن ہیروز کے بارے میں ہیں، جنہوں نے ماحولیات کا تحفظ کیا۔ ہر کسی نے صحیح سمت قدم اٹھایا اور ان کے مقصد برادری میں شامل ہونے کے لئے سینکڑوں کا حوصلہ بڑھایا۔

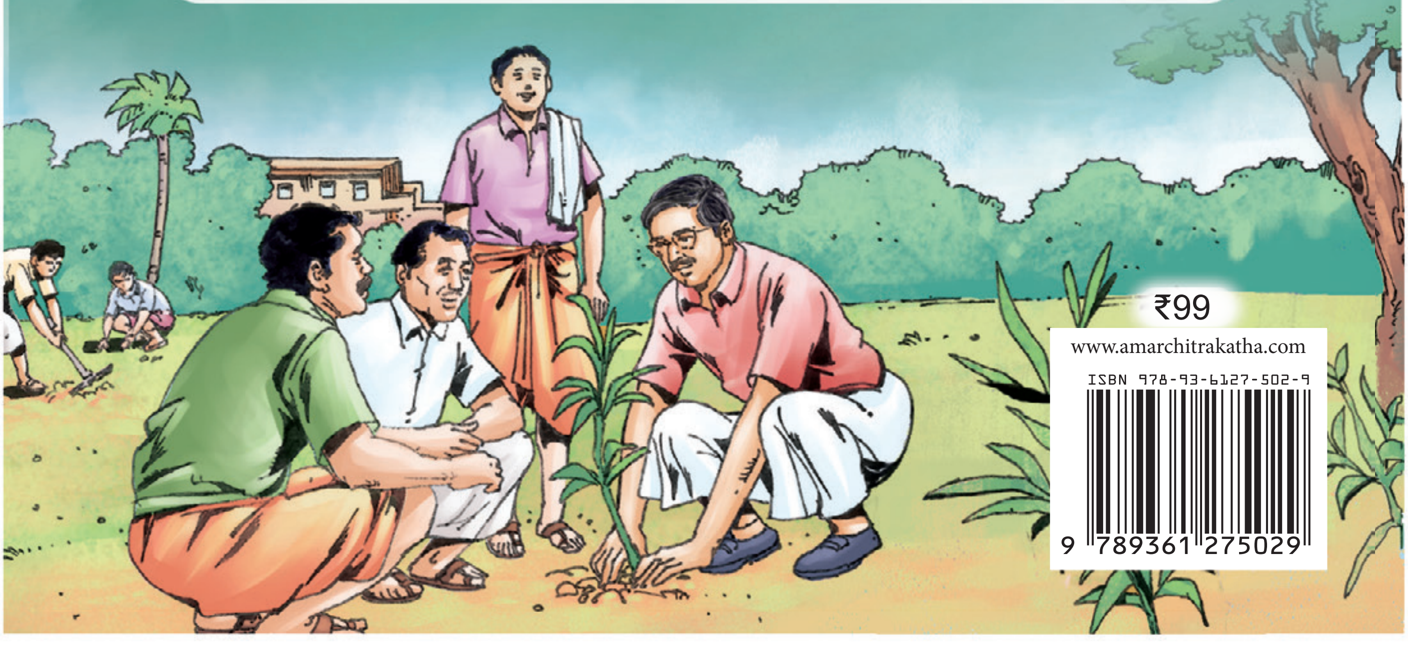

₹99

www.amarchitrakatha.com

ISBN 978-93-6127-502-9

9 789361 275029

گاؤں والے تلسی رام کے خیال پر تجسس میں تھے لیکن یہ نہیں سمجھ رہے تھے کہ کس طرح آگے بڑھا جائے۔
پاپا، تلسی رام جی کا کیا مطلب تھا کہ گاؤں کا پانی گاؤں میں ہی رہا جائے؟
اس کا مطلب ہے کہ ہمارے گاؤں کا پانی پینے اور گھریلو کام کاج کے لئے رکھا جائے۔ اسے کسی دوسری جگہ استعمال نہ کیا جائے اور نہ ہی اسے ضائع ہونے دیا جائے۔
چنانچہ، ہم میں سے ہر کوئی پانی بچانے میں مدد کرے۔
ہاں، جب ہمیں سمجھ آجائے گا کہ پانی کا ہر قطرہ قیمتی ہوتا ہے، تو ہمارے پانی کے تمام مسائل کی یکسوئی ہوسکتی ہے۔
تلسی رام نے کسانوں کو مشورہ دیا کہ وہ بارش کے پانی کو کاشت کے لئے استعمال کرتے ہوئے اس کی شروعات کر سکتے ہیں۔
چلو ہم اپنے کھیتوں میں کھدائی کر کے تالاب بنائیں اور اسے نہر سے جوڑیں۔ ہم بارش کے پانی کو کھیت کے لئے استعمال کریں گے۔
اس سے ہمیں سال بھر کاشت اُگانے میں مدد ملے گی۔ اسے آپ لوگ فی الفور شروع کریں۔
کسانوں نے کھود کر تقریباً 40 کچے تالاب بنائے اور انہیں نہروں سے مربوط کر دیا۔
سال گزرتے۔
ایک وقت کے خشک تالاب پانی سے بھر چکے ہیں اور ہمیں خوشحال بنا دیا ہے۔
ہاں، تلسی رام بھی صحیح تھے۔ لکھتارا اب ایک ماڈل گاؤں بن چکا ہے۔
وزیراعظم مودی نے جب اپنے ریڈیو پروگرام من کی بات میں پانی کو محفوظ رکھنے میں۔ تلسی رام کی مساعی کی ستائش کی تو بعد میں۔
تلسی رام جی، آپ پانی کی بچت کے ہیرو ہیں! دنیا اب ہمارے گاؤں کو جاننے لگی ہے۔
ہم نے یکجا ہو کر کام سرانجام دیا اور یہ تبدیلی لائی۔

تلسی رام یادو

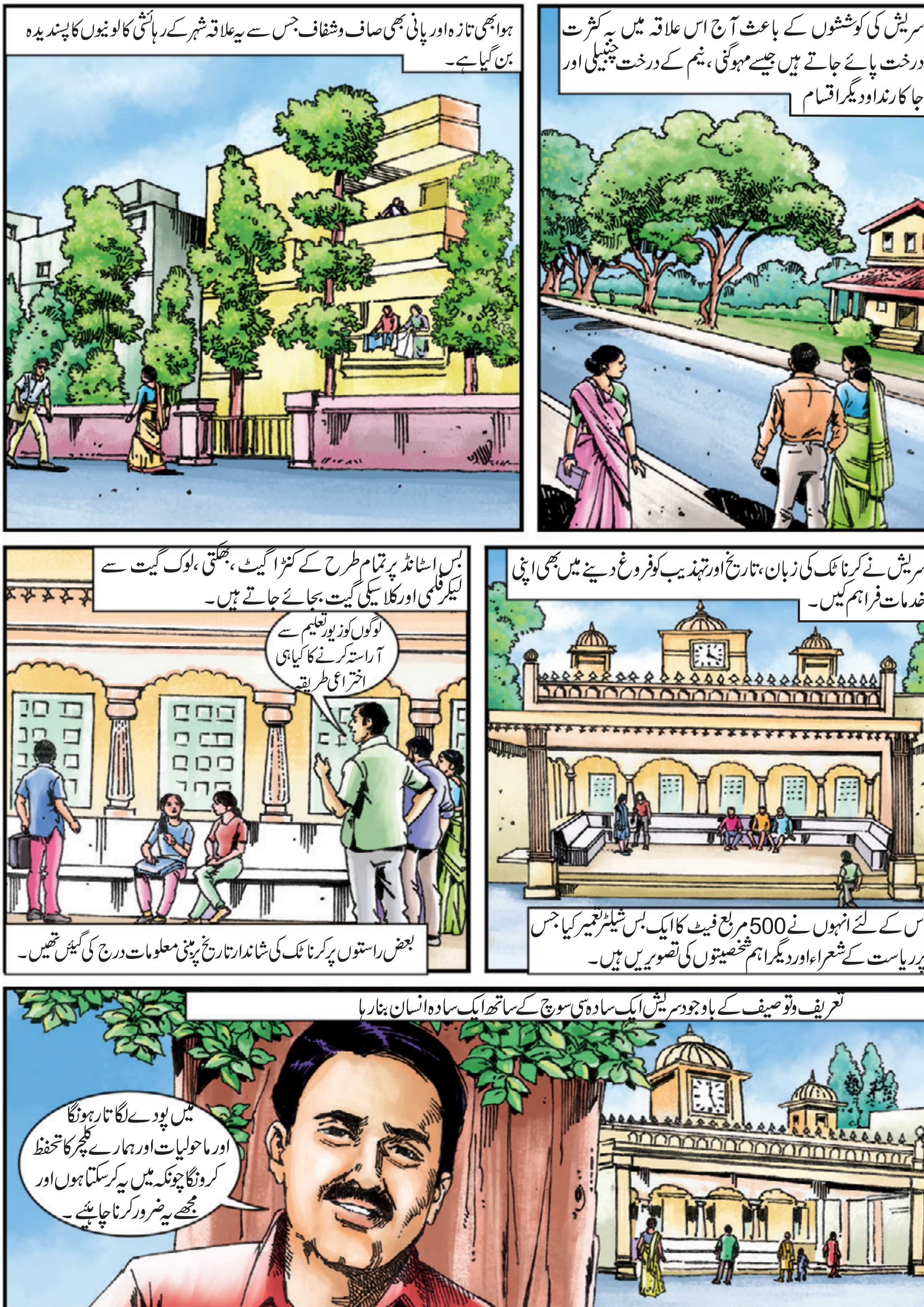
سریش کی کوششوں کے باعث آج اس علاقہ میں بہ کثرت
درخت پائے جاتے ہیں جیسے مہوگنی، نیم کے درخت چنبیلی اور
جا کارنداودیگراقسام
ہوابھی تازہ اور پانی بھی صاف وشفاف جس سے یہ علاقہ شہر کے رہائشی کالونیوں کا پسندیدہ
بن گیا ہے۔
سریش نے کرناٹک کی زبان، تاریخ اور تہذیب کو فروغ دینے میں بھی اپنی
خدمات فراہم کیں۔
اس کے لئے انہوں نے 500 مربع فیٹ کا ایک بس شیلٹر تعمیر کیا جس
پر ریاست کے شعراء اور دیگر اہم شخصیتوں کی تصویریں ہیں۔
بس اسٹانڈ پر تمام طرح کے کنڑا گیٹ، بھکتی، لوک گیت سے
لیکر فلمی اور کلاسیکی گیت بجائے جاتے ہیں۔
لوگوں کو زیور تعلیم سے
آراستہ کرنے کا کیا ہی
اختراعی طریقہ
بعض راستوں پر کرناٹک کی شاندار تاریخ پر مبنی معلومات درج کی گیئں تھیں۔
تعریف وتوصیف کے باوجود سریش ایک سادہ سی سوچ کے ساتھ ایک سادہ انسان بنا رہا
میں پودے لگا تا رہونگا
اور ماحولیات اور ہمارے کلچر کا تحفظ
کرونگا چونکہ میں یہ کرسکتا ہوں اور
مجھے یہ ضرور کرنا چاہئیے۔

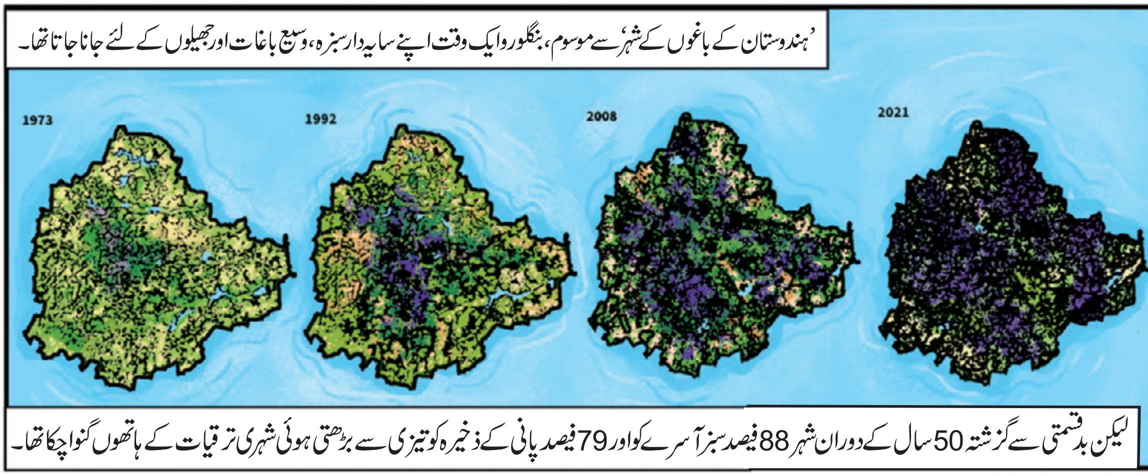
’ہندوستان کے باغوں کے شہر‘ سے موسوم، بنگلورو ایک وقت اپنے سایہ دار سبزہ، وسیع باغات اور جھیلوں کے لئے جانا جاتا تھا۔
1973
1992
2008
2021
لیکن بد قسمتی سے گزشتہ 50 سال کے دوران شہر 88 فیصد سبز آسرے کو اور 79 فیصد پانی کے ذخیرہ کو تیزی سے بڑھتی ہوئی شہری ترقیات کے ہاتھوں گنوا چکا تھا۔

اس برق رفتاری سے ہونے والی بگڑی ہوئی تبدیلی کافی پریشان کن ہے۔ اگر ہم جلد ہی کچھ نہ کر پائیں تو سبزہ زار ہمیشہ کے لئے ماند پڑ جائیں گے۔

سریش نے ساہکارانگر کی شاہراؤں پر، ریلوے پٹریوں کے کنارے اور پارکس میں پودے لگانے شروع کئے۔
ہم جتنے زیادہ جھاڑیاں لگائیں گے ہمارا مستقبل اتنا ہی سبز ہو جائے گا!
انہوں نے علاقہ کے شہریوں کو بھی یہی کچھ کرنے کی ترغیب دی۔

ابتداء میں ان کے ان اچھے عزائم بھی مسائل سے دوچار ہوئے۔
ہم آپ پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ کیا اگر آپ کا ایک اور مقصد سیاست میں شامل ہونے کا نہ ہو۔
سیاست مجھے راغب نہیں کر سکتی، سر۔ قدرت نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے، چنانچہ یہ میرا فرض ہے کہ میں ماحولیات کا تحفظ کروں۔

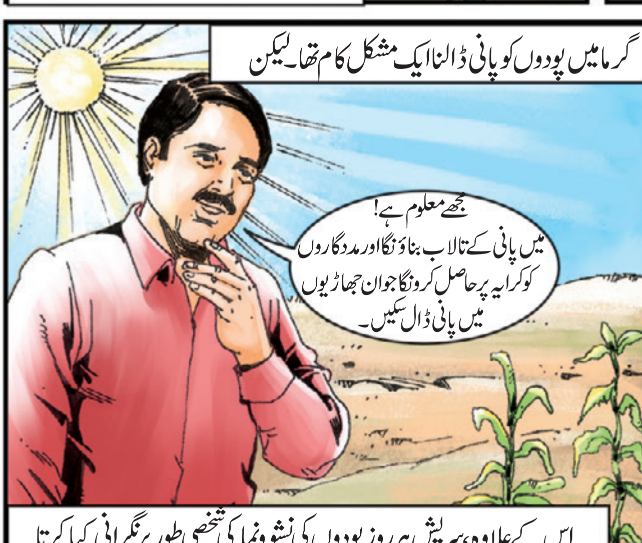
گرما میں پودوں کو پانی ڈالنا ایک مشکل کام تھا۔ لیکن
مجھے معلوم ہے! میں پانی کے تالاب بناؤنگا اور مددگاروں کو کرایہ پر حاصل کرونگا جو ان جھاڑیوں میں پانی ڈال سکیں۔
اس کے علاوہ، سریش ہر روز پودوں کی نشو ونما کی شخصی طور پر نگرانی کیا کرتا۔

سریش کمار

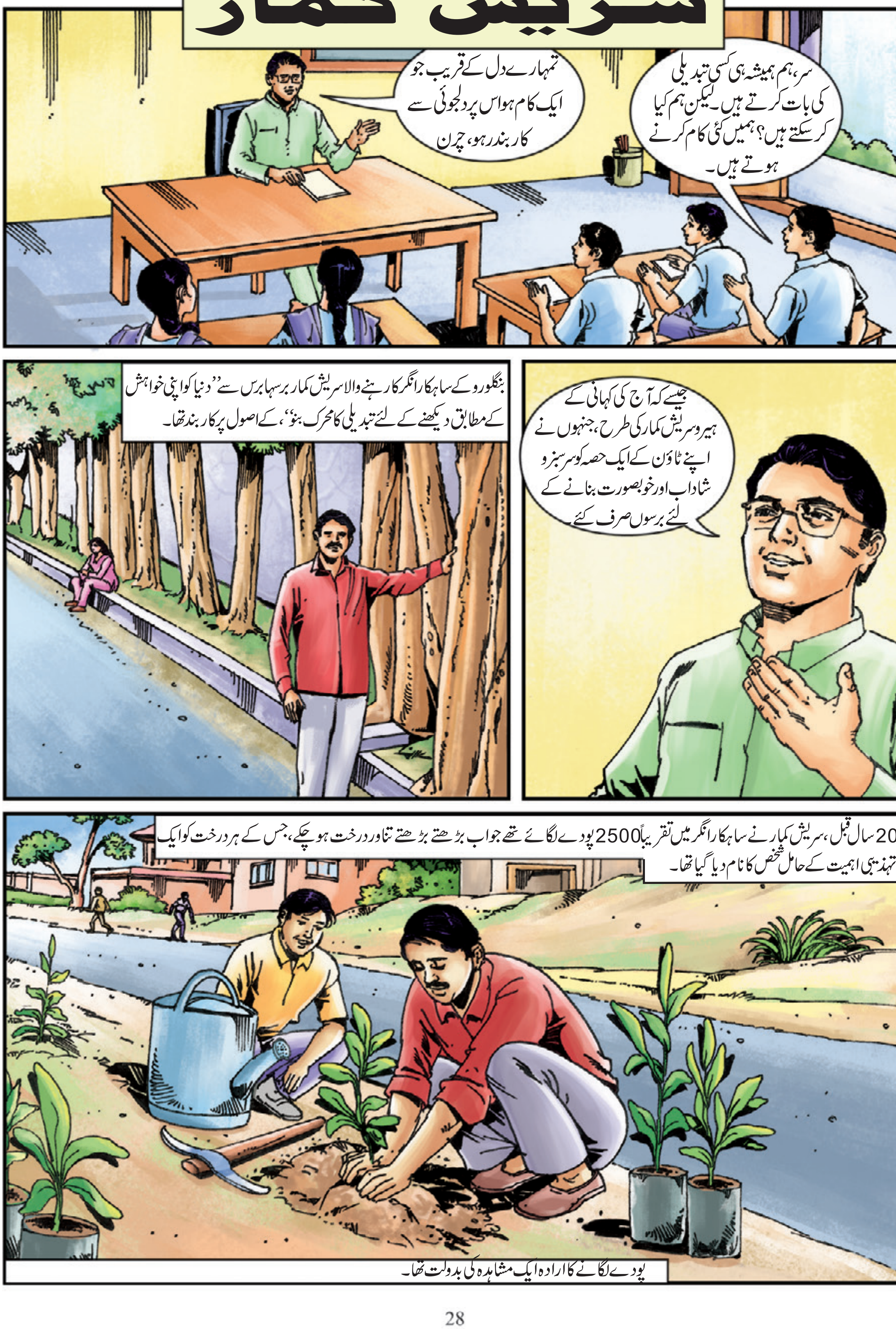
سر، ہم ہمیشہ ہی کسی تبدیلی کی بات کرتے ہیں۔ لیکن ہم کیا کرسکتے ہیں؟ ہمیں کئی کام کرنے ہوتے ہیں۔
تمہارے دل کے قریب جو ایک کام ہو اس پر دلجوئی سے کاربندرہو، چرن
جیسے کہ آج کی کہانی کے ہیرو سریش کمار کی طرح، جنہوں نے اپنے ٹاؤن کے ایک حصہ کو سرسبزو شاداب اور خوبصورت بنانے کے لئے برسوں صرف کیے۔
بنگلورو کے ساہکارانگر کا رہنے والا سریش کمار برسہابرس سے ''دنیا کو اپنی خواہش کے مطابق دیکھنے کے لئے تبدیلی کا محرک بنو''، کے اصول پر کاربند تھا۔
20 سال قبل، سریش کمار نے ساہکارانگر میں تقریباً 2500 پودے لگائے تھے جو اب بڑھتے بڑھتے تناور درخت ہو چکے، جس کے ہر درخت کو ایک تہذیبی اہمیت کے حامل شخص کا نام دیا گیا تھا۔
پودے لگانے کا ارادہ ایک مشاہدہ کی بدولت تھا۔

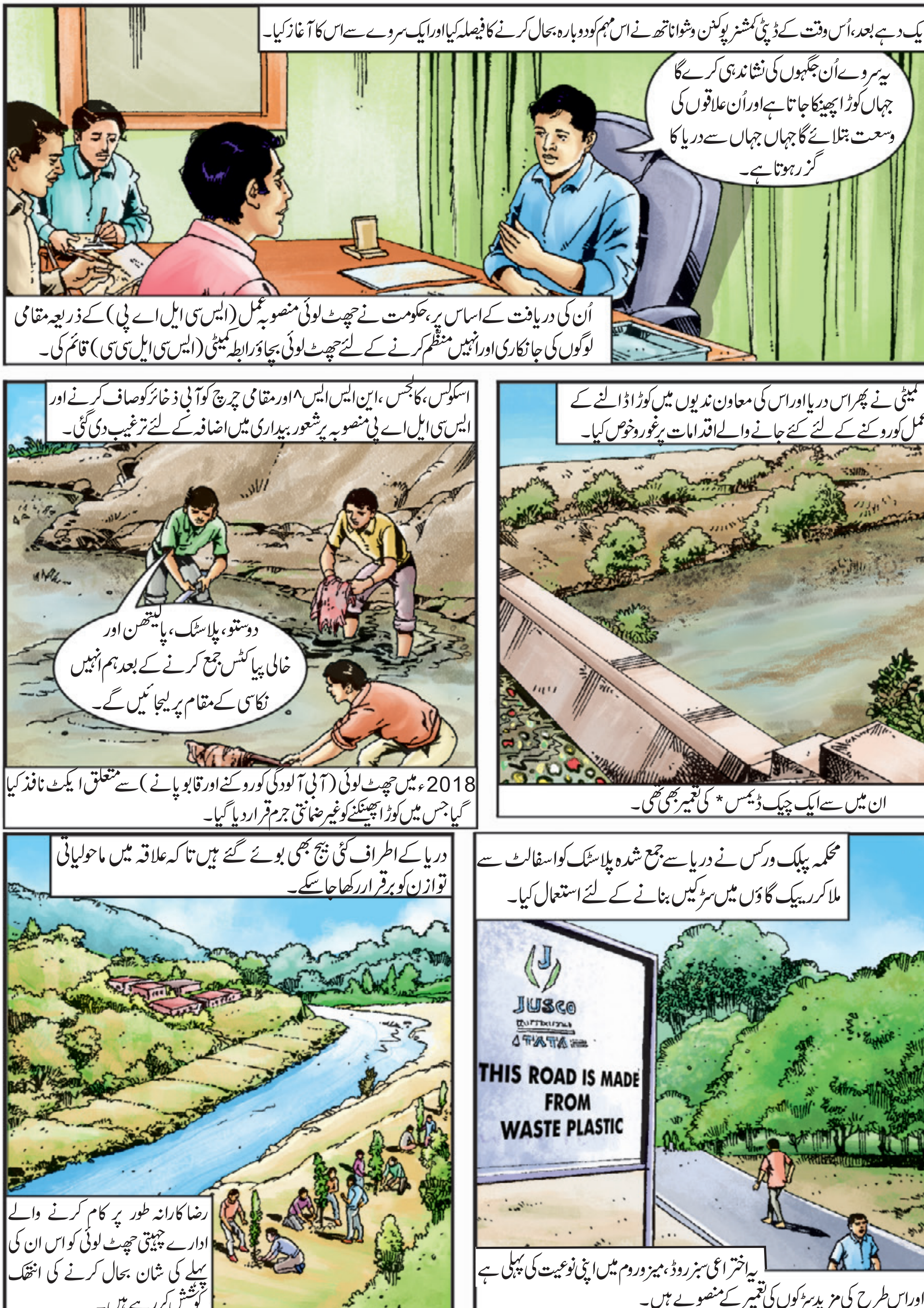

۸ نیشنل سروس اسکیم

* چھوٹے ڈیمس جو آبی ذرائع میں کوڑا داخل ہونے کو روکنے کے لئے تعمیر کئے جاتے ہیں۔

چھٹ لوئی بچاؤ

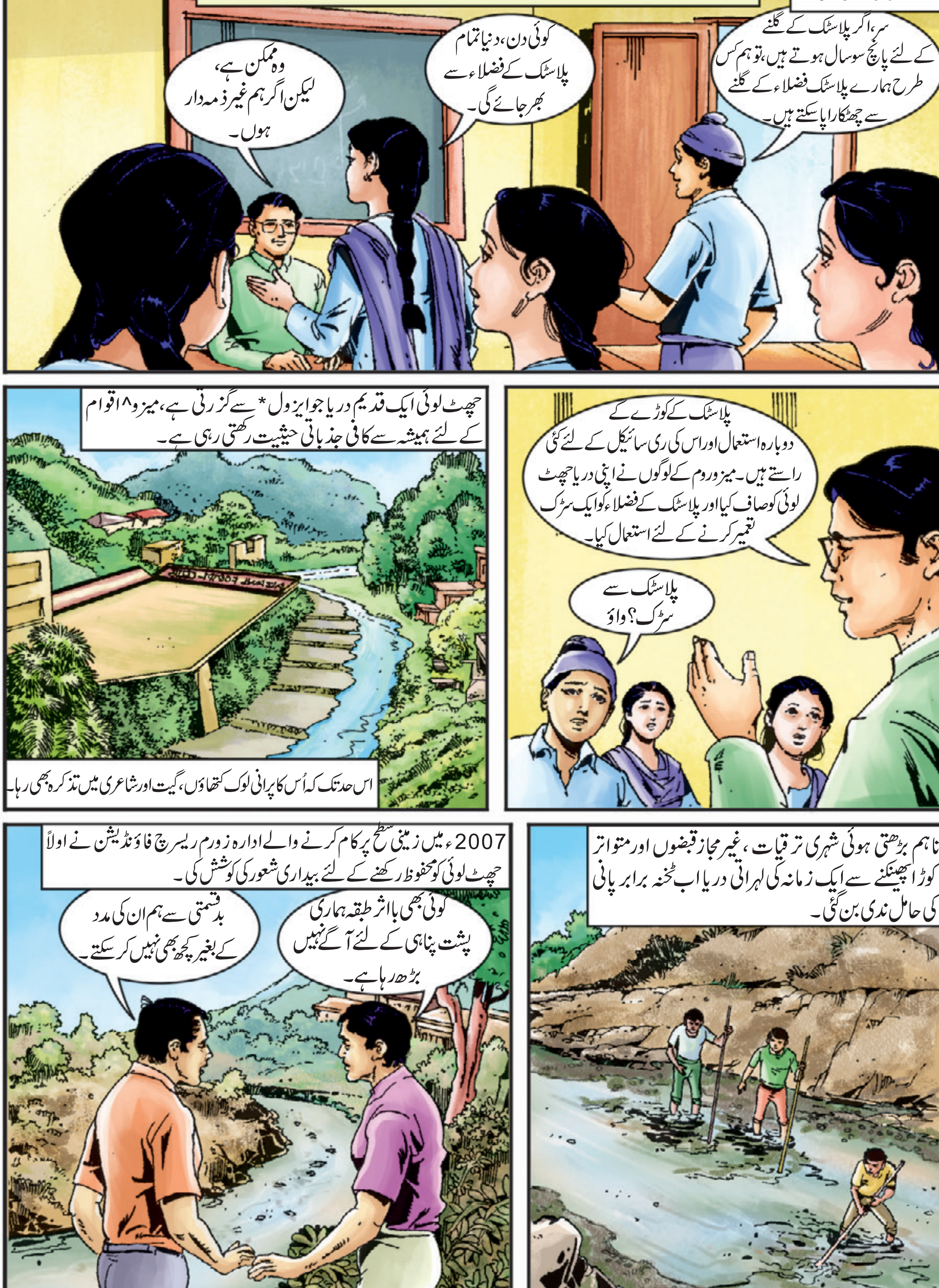

۸ میزورم کے لوگ

*میزورم کا دارالحکومت

وہ حکومت اور مقامی لوگوں کے درمیان ایک رابطہ کار بن گیا اور ٹی پی ایس ایس کے مینجمنٹ پروگراموں میں تبدیلیاں شروع کیں۔
فاسٹ فوڈ کے اسٹالس آلودگی کا اصل سبب بنتے ہیں۔ وہ آبی کناروں کے قریب ہوتے ہیں۔ ہم انہیں کچھ دور منتقل کر سکتے ہیں۔
ہم سیاحوں کو پلاسٹک کے تھیلوں کی بجائے کپڑے کے تھیلے دے سکتے ہیں۔
اس کامپلکس کو سوموگو سے ایک سو میٹر فاصلہ پر منتقل کیا گیا جس سے جھیل میں کچرا پھینکنے کو روکنا ممکن ہو سکا۔
ٹی پی ایس ایس کے ذریعہ سانگے اور ان کے دوستوں نے اور کئی اہم تبدیلیاں کیں۔
نوڈل کے باکس یہاں کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والا پراڈکٹ ہے۔ ان کی فروخت فی الفور بند کردی جائے۔
اور ہمیں جھیل کے اطراف کچرا ڈالنے والے کئی اور ڈبوں کی ضرورت ہے۔
جھیل کے اطراف کی جگہ کو ہر روز دو مرتبہ صاف کیا جانے لگا اور فضلا کو الگ کر کے اس کی نکاسی کی جانے لگی۔
ری سائیکل کئے ہوئے کچرے کو جمع کر کے ردی والوں کو دیا جانے لگا۔
سوموگو کا تحفظ کرنے میں ٹی پی ایس ایس کی کوششوں پر حکومت سکم نے اسے کئی ایوارڈس سے نوازا۔
ایک مقصد کے لئے تمام طبقات کے یکجا ہونے کی کیا ہی بہترین مثال!
آج سال بھر میں چار لاکھ سے زائد سیاحوں کی آمد کے باوجود سکم ہندوستان کے چند صاف وشفاف ترین ریاستوں میں سے ایک ہے۔
ہندوستان کے وزیر اعظم نے بھی اس سنگ میل کے حصول کے تئیں سانگے کے گرانقدر رول کی ستائش کی۔
سانگے شیرپا جی کی کوششوں نے سکم کی ایک ثقافتی پہچان سوموگو کی ماہیت بدل دی!
سانگے ماحولیاتی تحفظ کی اہمیت پر سیاحوں اور مقامی لوگوں میں بدستور شعور بلند کر رہا ہے۔

** سوموگو تحفظ کمیٹی

^^ قدرت کے لئے عالمی فنڈ

* سکم کا دار السلطنت

^ سکم اور تبت کے درمیان کا ایک پہاڑی راستہ

^ سو کے معنی جھیل اور میگو کے معنی عظیم

* سکم کا ایک گاؤں

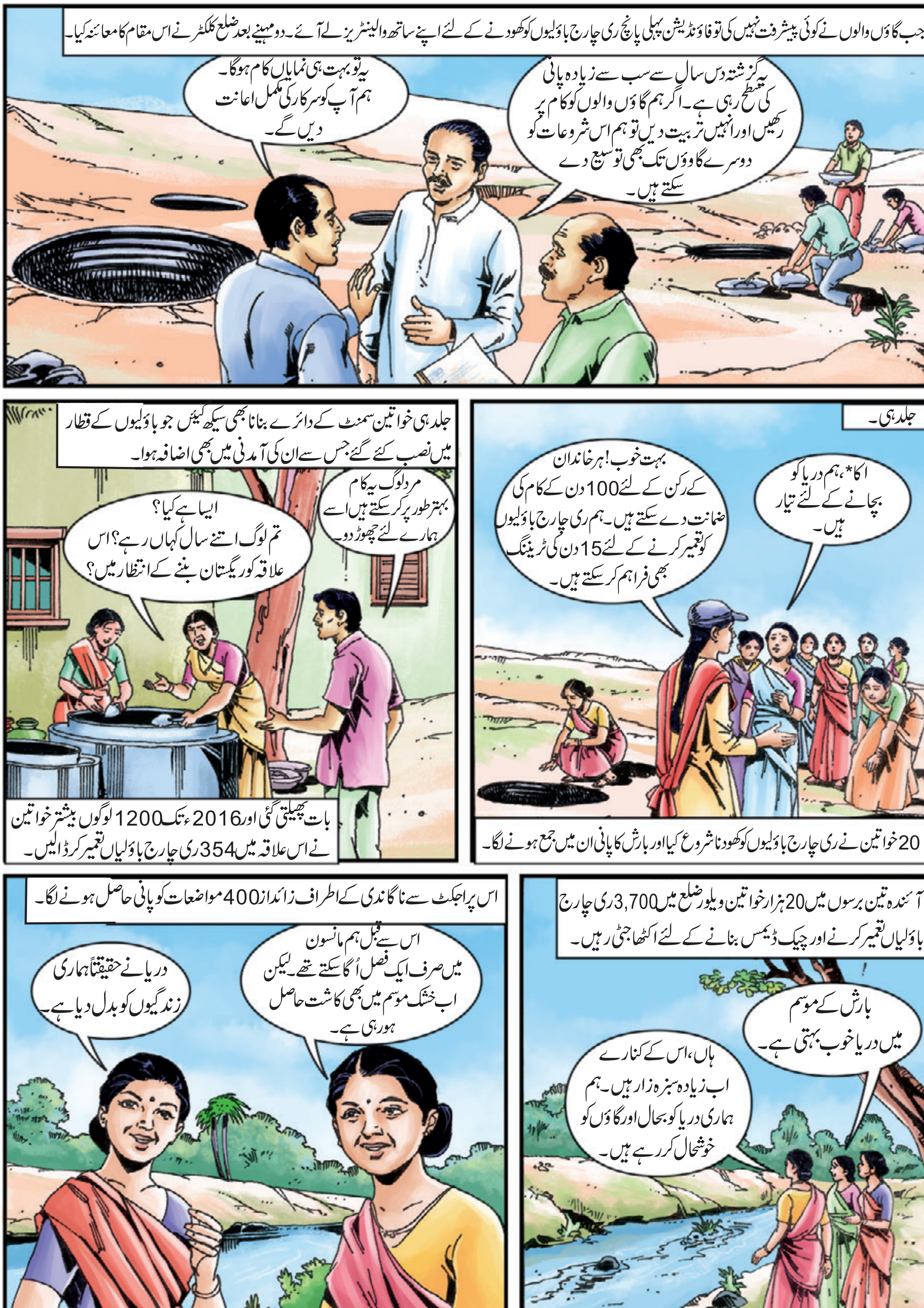
جب گاؤں والوں نے کوئی پیشرفت نہیں کی تو فاؤنڈیشن پہلی پانچ ری چارج باؤلیوں کو کھودنے کے لئے اپنے ساتھ والینٹریز لے آئے۔ دو مہینے بعد ضلع کلکٹر نے اس مقام کا معائنہ کیا۔
یہ گزشتہ دس سال سے سب سے زیادہ پانی کی سطح رہی ہے۔ اگر ہم گاؤں والوں کو کام پر رکھیں اور انہیں تربیت دیں تو ہم اس شروعات کو دوسرے گاؤوں تک بھی توسیع دے سکتے ہیں۔
یہ تو بہت ہی نمایاں کام ہوگا۔ ہم آپ کو سرکار کی مکمل اعانت دیں گے۔
جلد ہی۔
اکا*، ہم دریا کو بچانے کے لئے تیار ہیں۔
بہت خوب! ہر خاندان کے رکن کے لئے 100 دن کے کام کی ضمانت دے سکتے ہیں۔ ہم ری چارج باؤلیوں کو تعمیر کرنے کے لئے 15 دن کی ٹریننگ بھی فراہم کر سکتے ہیں۔
20 خواتین نے ری چارج باؤلیوں کو کھودنا شروع کیا اور بارش کا پانی ان میں جمع ہونے لگا۔
جلد ہی خواتین سمنٹ کے دائرے بنانا بھی سیکھ گیئں جو باؤلیوں کے قطار میں نصب کئے گئے جس سے ان کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوا۔
مرد لوگ یہ کام بہتر طور پر کر سکتے ہیں اسے ہمارے لئے چھوڑ دو۔
ایسا ہے کیا؟ تم لوگ اتنے سال کہاں رہے؟ اس علاقہ کو ریگستان بننے کے انتظار میں؟
بات پھیلتی گئی اور 2016ء تک 1200 لوگوں بیشتر خواتین نے اس علاقہ میں 354 ری چارج باؤلیاں تعمیر کر ڈالیں۔
آئندہ تین برسوں میں 20 ہزار خواتین ویلور ضلع میں 3,700 ری چارج باؤلیاں تعمیر کرنے اور چیک ڈیمس بنانے کے لئے اکٹھا جٹی رہیں۔
بارش کے موسم میں دریا خوب بہتی ہے۔
ہاں، اس کے کنارے اب زیادہ سبزہ زار ہیں۔ ہم ہماری دریا کو بحال اور گاؤں کو خوشحال کر رہے ہیں۔
اس پراجکٹ سے ناگا ندی کے اطراف زائد از 400 مواضعات کو پانی حاصل ہونے لگا۔
اس سے قبل ہم مانسون میں صرف ایک فصل اُگا سکتے تھے۔ لیکن اب خشک موسم میں بھی کاشت حاصل ہو رہی ہے۔
دریا نے حقیقتاً ہماری زندگیوں کو بدل دیا ہے۔

*ٹامل میں بہن

دریائے ناگاندی

* روایتی پانی سے بھرپور باؤلیاں

* ٹامل ناڈو کے ویلور ضلع کا ایک گاؤں

* روزہ
^^ سفر

*جولوگ کچرا پھینکتے ہیں
^ جولوگ صفائی کرتے ہیں

**فلانگ، سویڈش میں پلوکا اَپ اور جوگنگ کا مرجوعہ
مطلب سویڈش زبان میں پک اَپ اور جوگنگ

*ناک کی نالی کی سوجن۔
^ پلاگنگ تحریک کا جہدکار

ریپو دمن بیولی

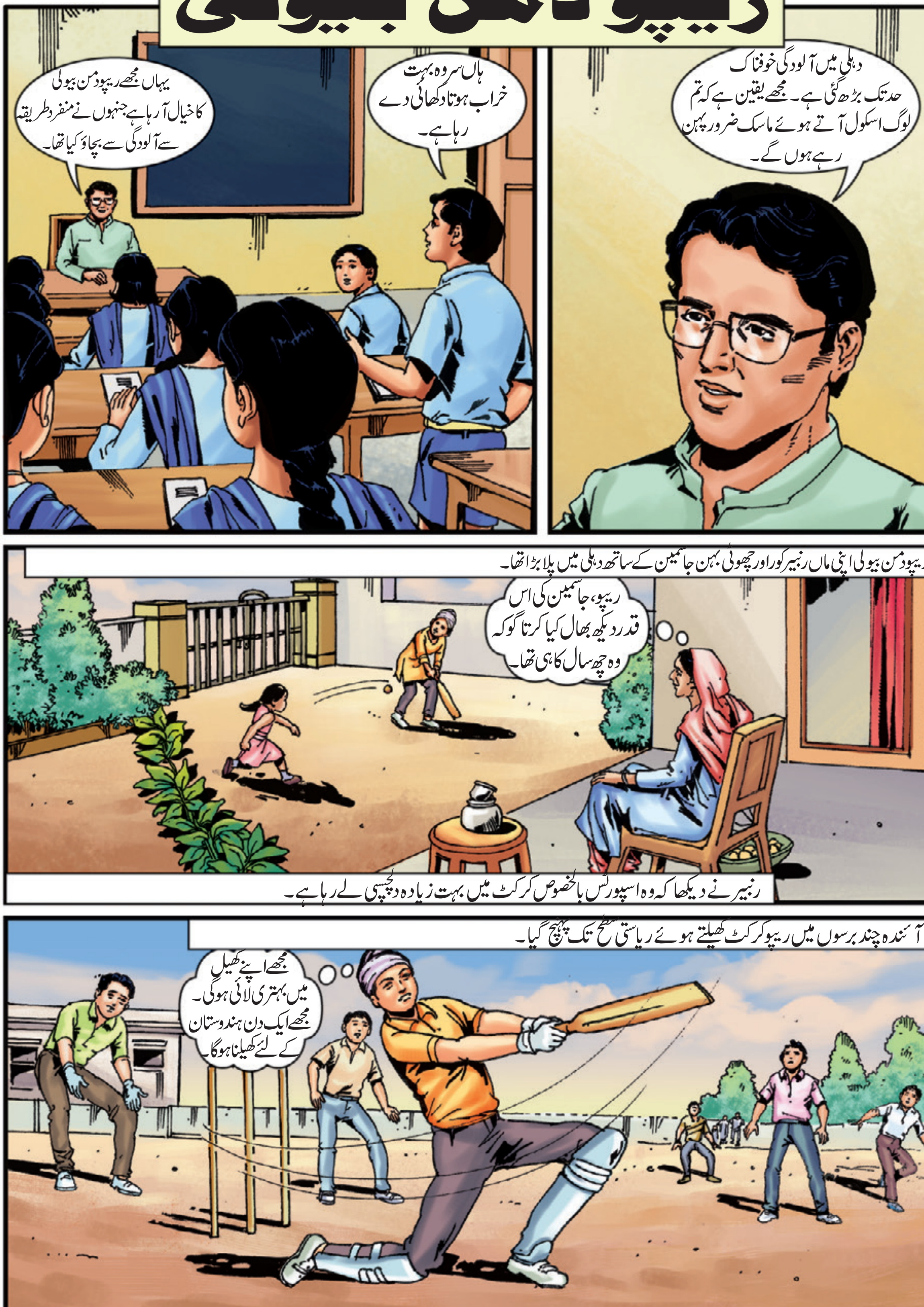

رفیع رامناتھ

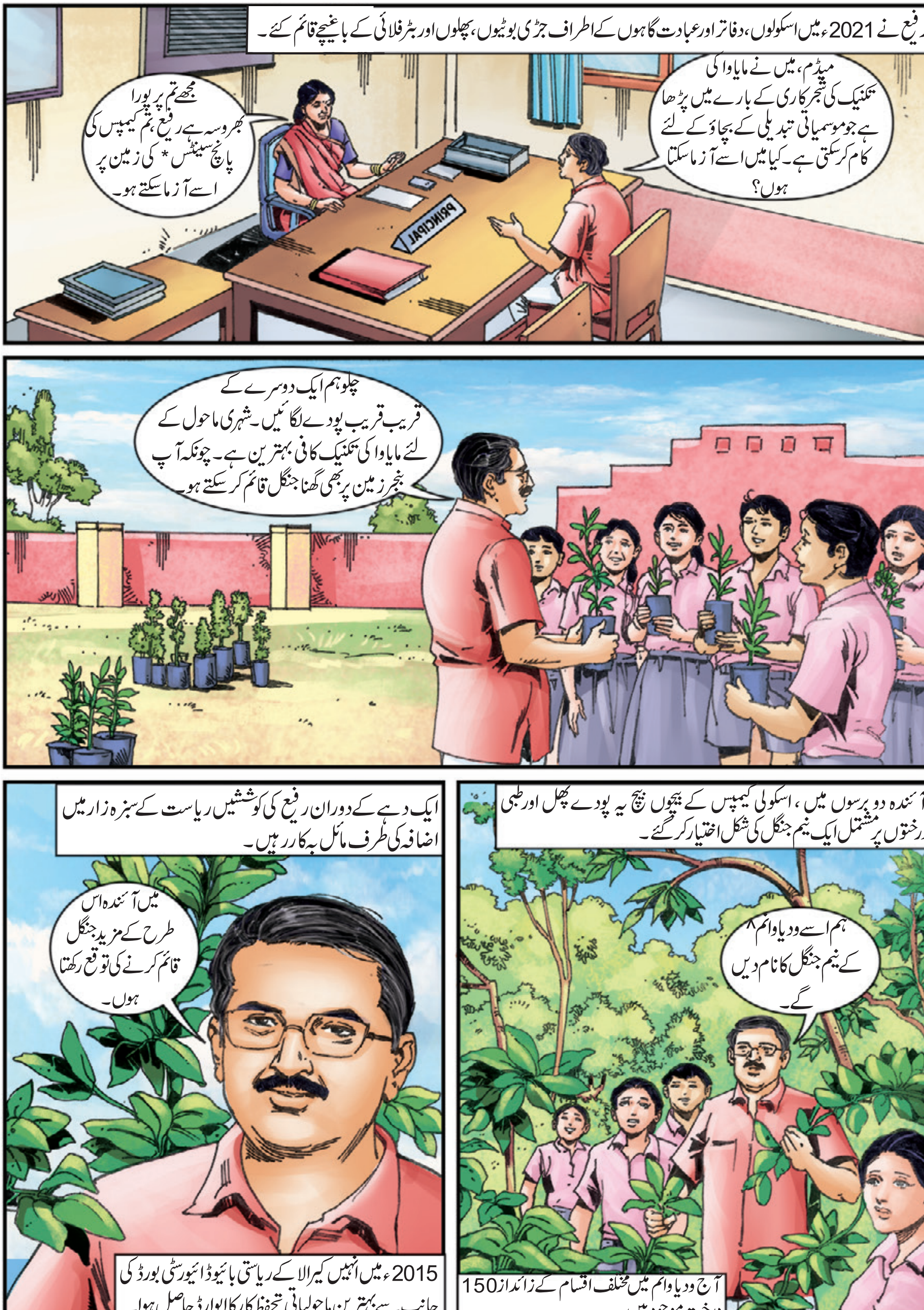

^نالج کا جنگل

*2168 مربع فیٹ

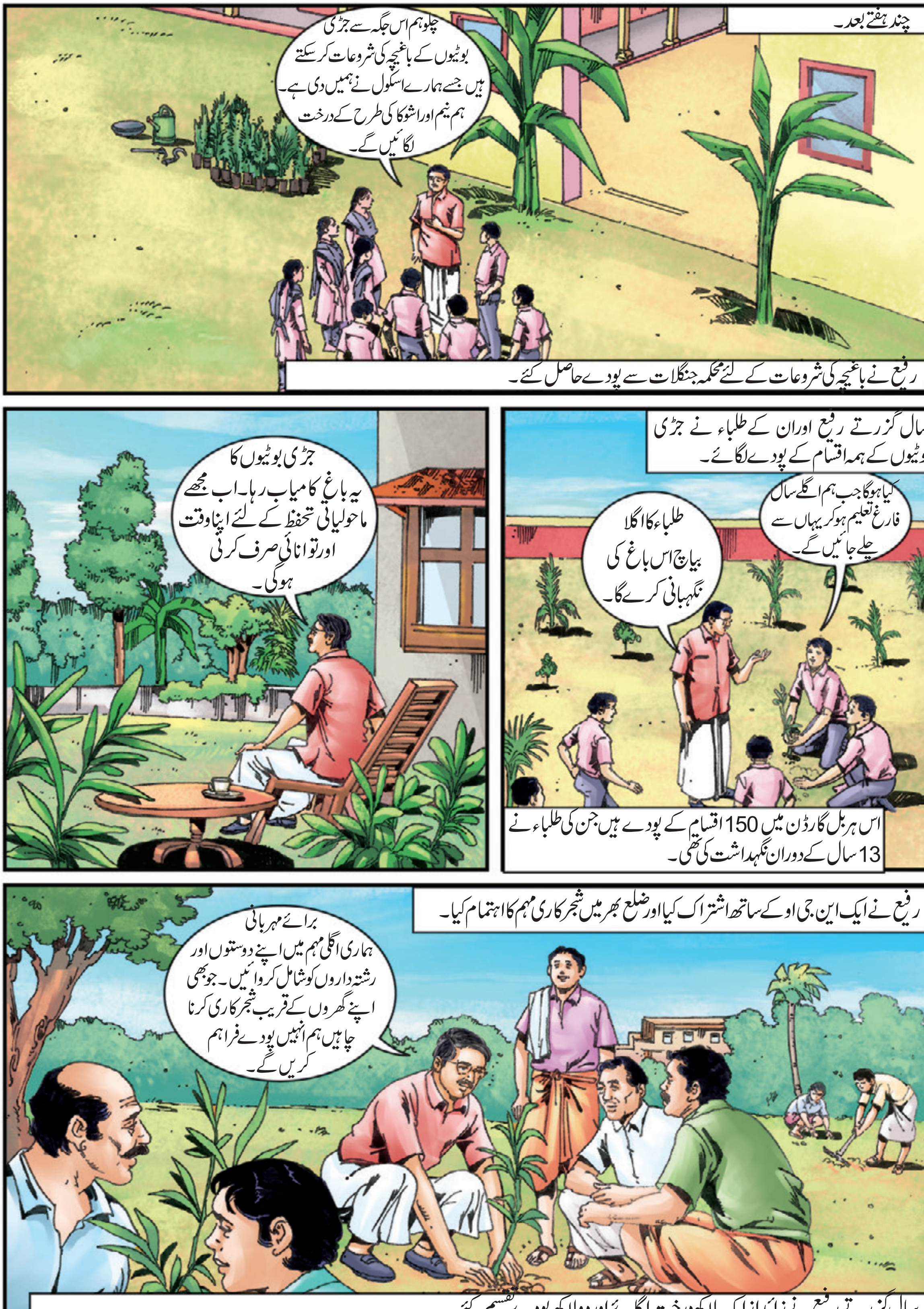
چند ہفتے بعد۔
چلو ہم اس جگہ سے جڑی بوٹیوں کے باغیچہ کی شروعات کر سکتے ہیں جسے ہمارے اسکول نے ہمیں دی ہے۔ ہم نیم اور اشوکا کی طرح کے درخت لگائیں گے۔
رفیع نے باغیچہ کی شروعات کے لئے محکمہ جنگلات سے پودے حاصل کئے۔
سال گزرتے رفیع اوران کے طلباء نے جڑی بوٹیوں کے ہمہ اقسام کے پودے لگائے۔
کیا ہوگا جب ہم اگلے سال فارغ تعلیم ہوکر یہاں سے چلے جائیں گے۔
طلباء کا اگلا بیاچ اس باغ کی نگہبانی کرے گا۔
اس ہربل گارڈن میں 150 اقسام کے پودے ہیں جن کی طلباء نے 13 سال کے دوران نگہداشت کی تھی۔
جڑی بوٹیوں کا یہ باغ کامیاب رہا۔اب مجھے ماحولیاتی تحفظ کے لئے اپنا وقت اور توانائی صرف کرنی ہوگی۔
رفیع نے ایک این جی او کے ساتھ اشتراک کیا اور ضلع بھر میں شجر کاری مہم کا اہتمام کیا۔
برائے مہربانی ہماری اگلی مہم میں اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو شامل کروائیں۔ جو بھی اپنے گھروں کے قریب شجر کاری کرنا چاہیں ہم انہیں پودے فراہم کریں گے۔
سال گزرتے رفیع نے زائد از ایک لاکھ درخت اگائے اور دو لاکھ پودے تقسیم کئے۔

رفیع رامناتھ

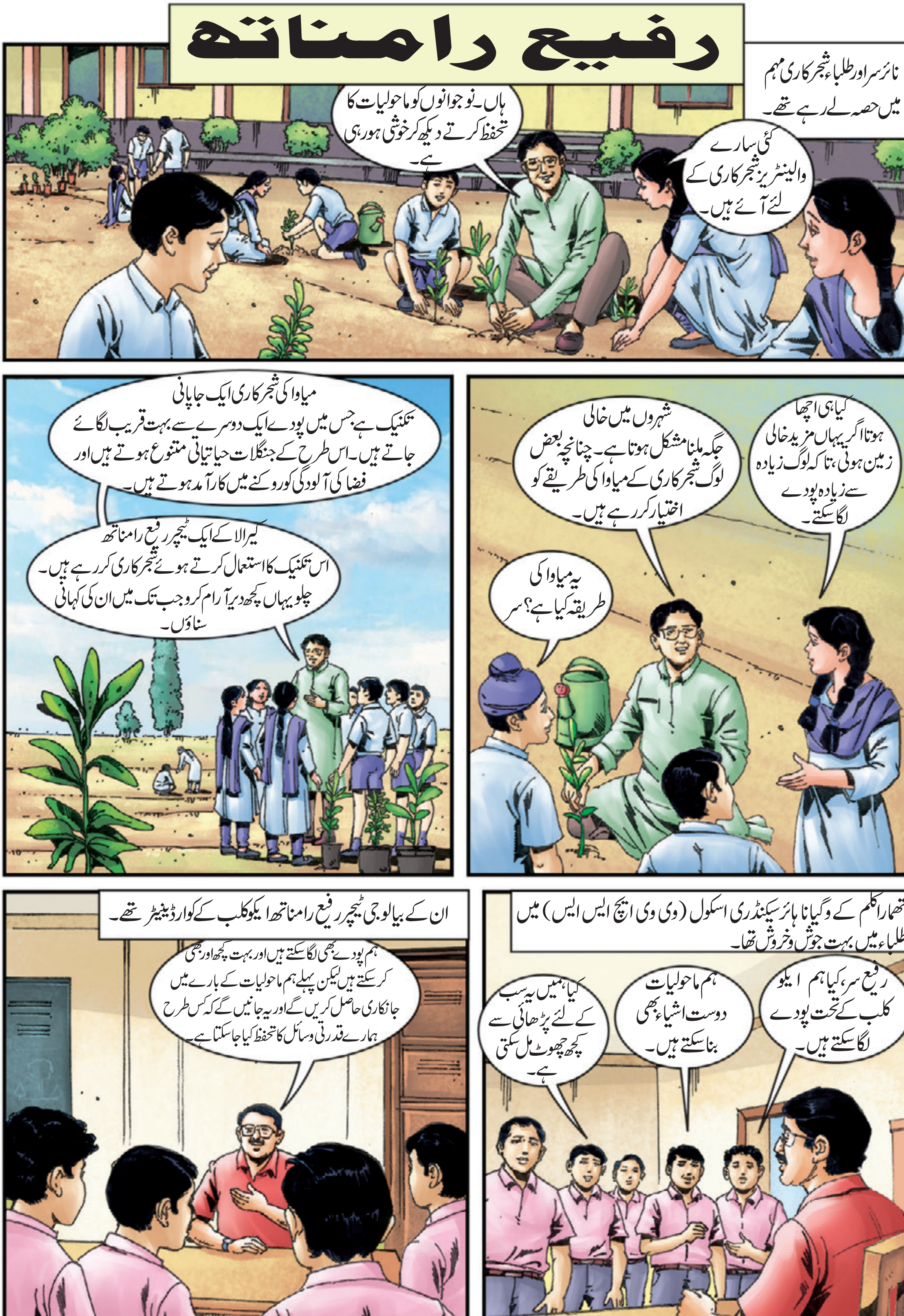

* کیرالا کے الاپوزا میں

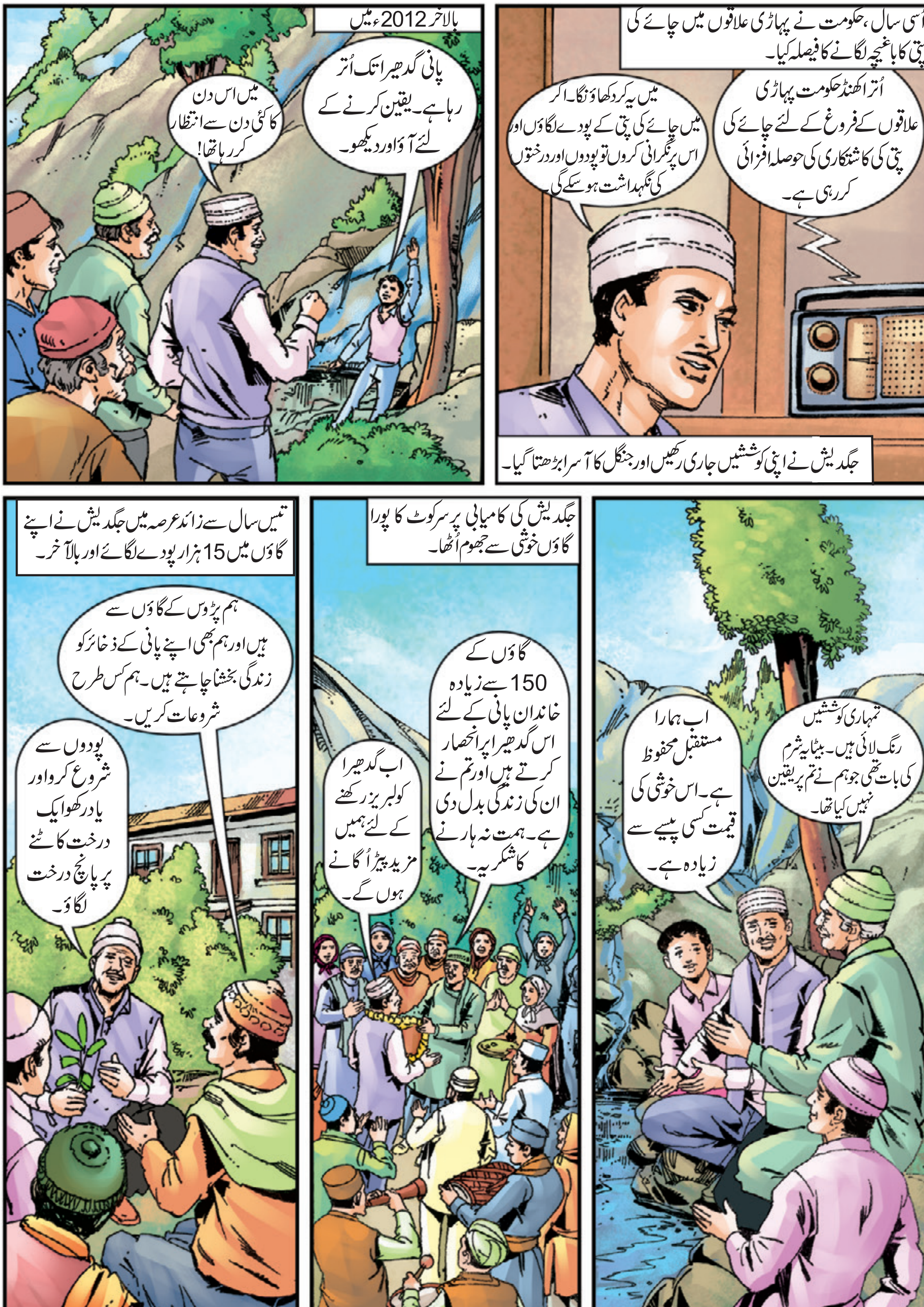
اُسی سال، حکومت نے پہاڑی علاقوں میں چائے کی پتی کا باغیچہ لگانے کا فیصلہ کیا۔
اُتراکھنڈ حکومت پہاڑی علاقوں کے فروغ کے لئے چائے کی پتی کی کاشتکاری کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔
میں یہ کر دکھاؤنگا۔ اگر میں چائے کی پتی کے پودے لگاؤں اور اس پر نگرانی کروں تو پودوں اور درختوں کی نگہداشت ہو سکے گی
جگدیش نے اپنی کوششیں جاری رکھیں اور جنگل کا آسرا بڑھتا گیا۔
بالآخر 2012ء میں
پانی گدھیرا تک اُتر رہا ہے۔ یقین کرنے کے لئے آؤ اور دیکھو۔
میں اس دن کا کئی دن سے انتظار کر رہا تھا!
تمہاری کوششیں رنگ لائی ہیں۔ بیٹا یہ شرم کی بات تھی جو ہم نے تم پر یقین نہیں کیا تھا۔
اب ہمارا مستقبل محفوظ ہے۔ اس خوشی کی قیمت کسی پیسے سے زیادہ ہے۔
جگدیش کی کامیابی پر سرکوٹ کا پورا گاؤں خوشی سے جھوم اُٹھا۔
گاؤں کے 150 سے زیادہ خاندان پانی کے لئے اس گدھیرا پر انحصار کرتے ہیں اور تم نے ان کی زندگی بدل دی ہے۔ ہمت نہ ہارنے کا شکریہ۔
اب گدھیرا کو لبریز رکھنے کے لئے ہمیں مزید پیڑ اُگانے ہوں گے۔
تیس سال سے زائد عرصہ میں جگدیش نے اپنے گاؤں میں 15 ہزار پودے لگائے اور بالآخر۔
ہم پڑوس کے گاؤں سے ہیں اور ہم بھی اپنے پانی کے ذخائر کو زندگی بخشنا چاہتے ہیں۔ ہم کس طرح شروعات کریں۔
پودوں سے شروع کرو اور یاد رکھو ایک درخت کاٹنے پر پانچ درخت لگاؤ۔

*ہندی میں انکل

جگدیش چندرا کنیال

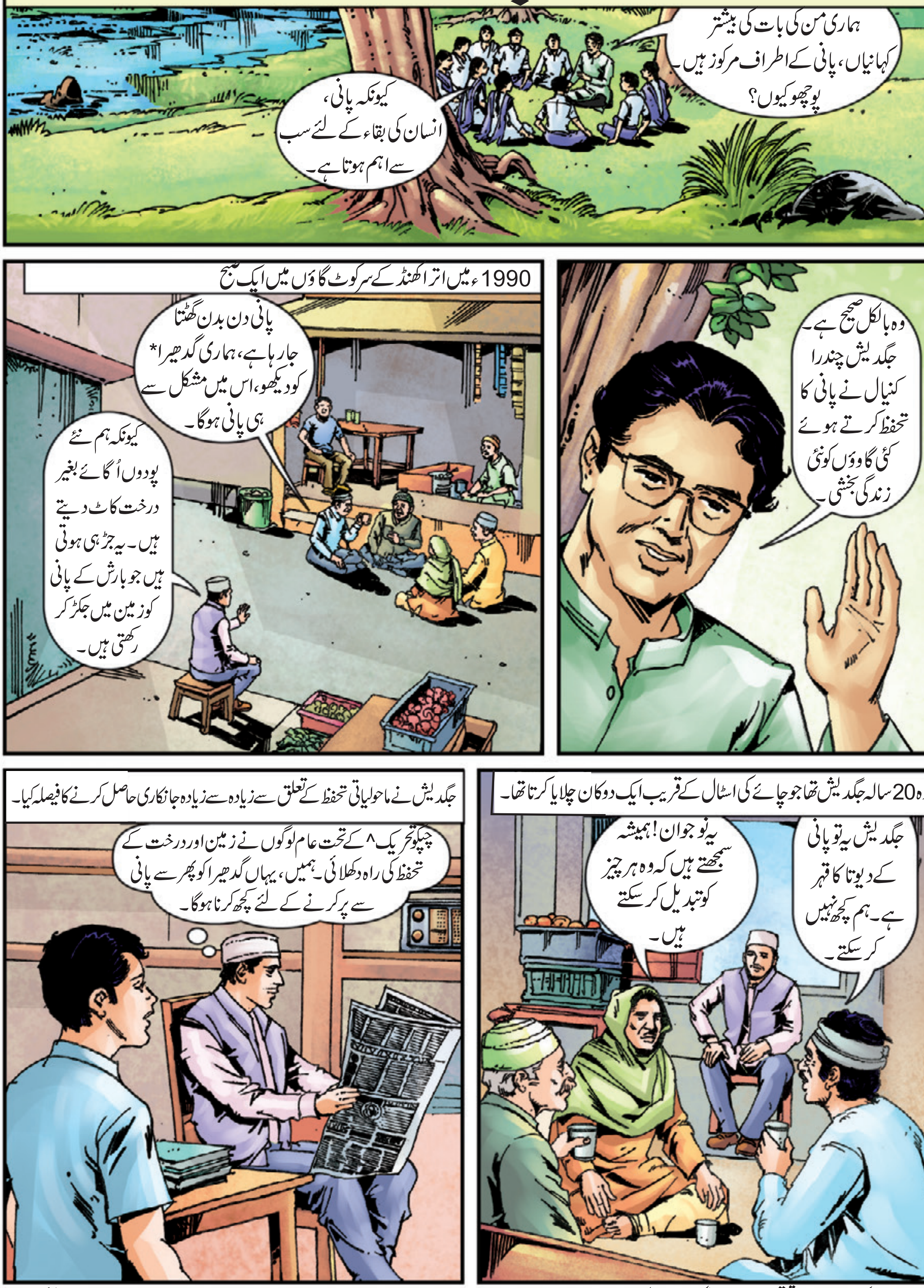

^ 1970ء کی ایک ماحولیاتی تحریک، جب لوگ درختوں کو کاٹنے سے بچانے کے لئے ان سے لپٹ گئے تھے۔

* پہاڑی نہر۔

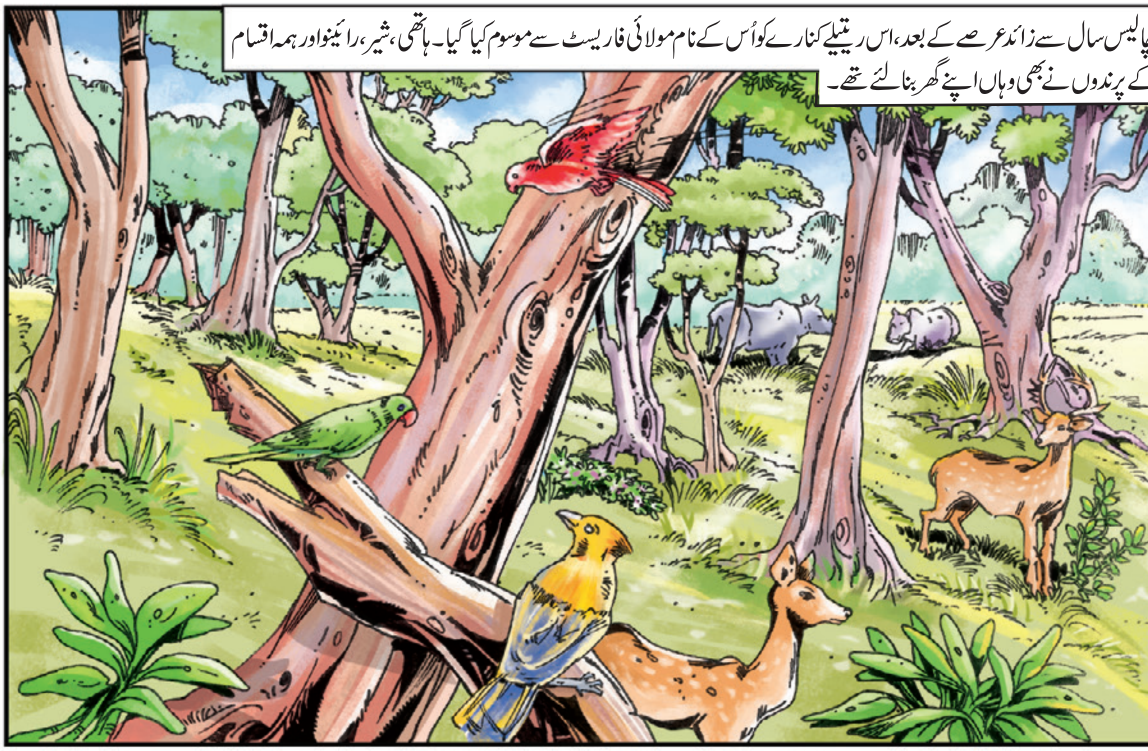
چالیس سال سے زائد عرصے کے بعد، اس ریتیلے کنارے کو اُس کے نام مولائی فاریسٹ سے موسوم کیا گیا۔ ہاتھی، شیر، رائینو اور ہمہ اقسام کے پرندوں نے بھی وہاں اپنے گھر بنا لئے تھے۔

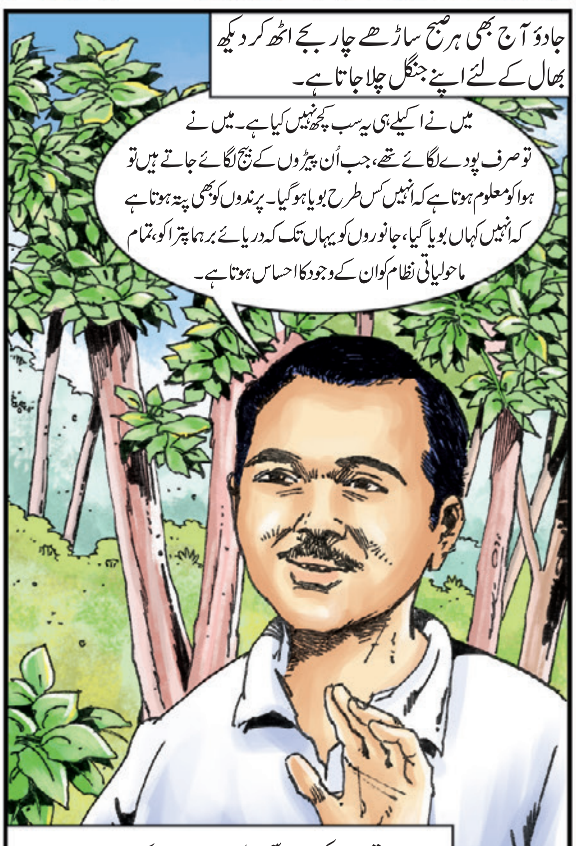
جادوَ آج بھی ہر صبح ساڑھے چار بجے اٹھ کر دیکھ بھال کے لئے اپنے جنگل چلا جاتا ہے۔
میں نے اکیلے ہی یہ سب کچھ نہیں کیا ہے۔ میں نے تو صرف پودے لگائے تھے، جب اُن پیڑوں کے بیج لگائے جاتے ہیں تو ہوا کو معلوم ہوتا ہے کہ انہیں کس طرح بویا ہوگیا۔ پرندوں کو بھی پتہ ہوتا ہے کہ انہیں کہاں بویا گیا، جانوروں کو یہاں تک کہ دریائے برہماپترا کو، تمام ماحولیاتی نظام کو ان کے وجود کا احساس ہوتا ہے۔
جادوَ نے قدرت کی زبان سمجھ لی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہے۔

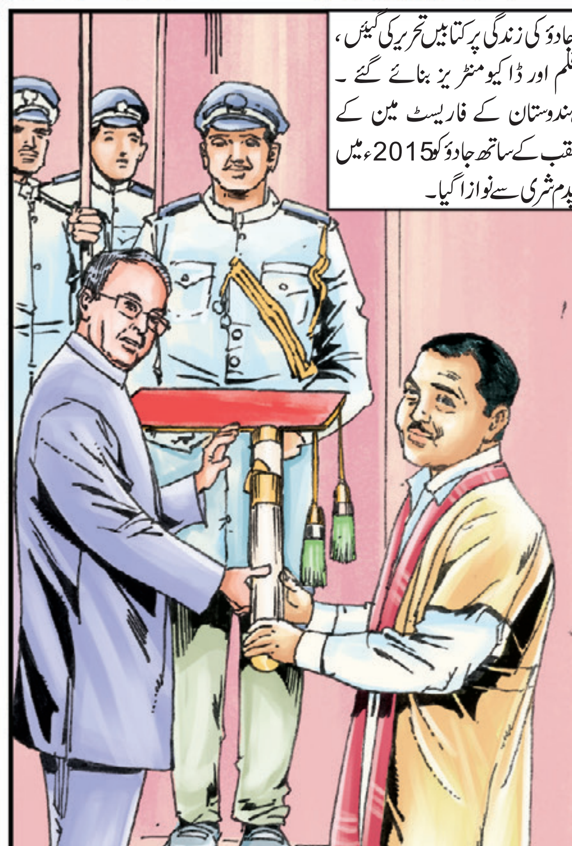
جادوَ کی زندگی پر کتابیں تحریر کی گئیں، فلم اور ڈاکیومنٹریز بنائے گئے۔ ہندوستان کے فاریسٹ مین کے لقب کے ساتھ جادوَ کو 2015ء میں پدم شری سے نوازا گیا۔

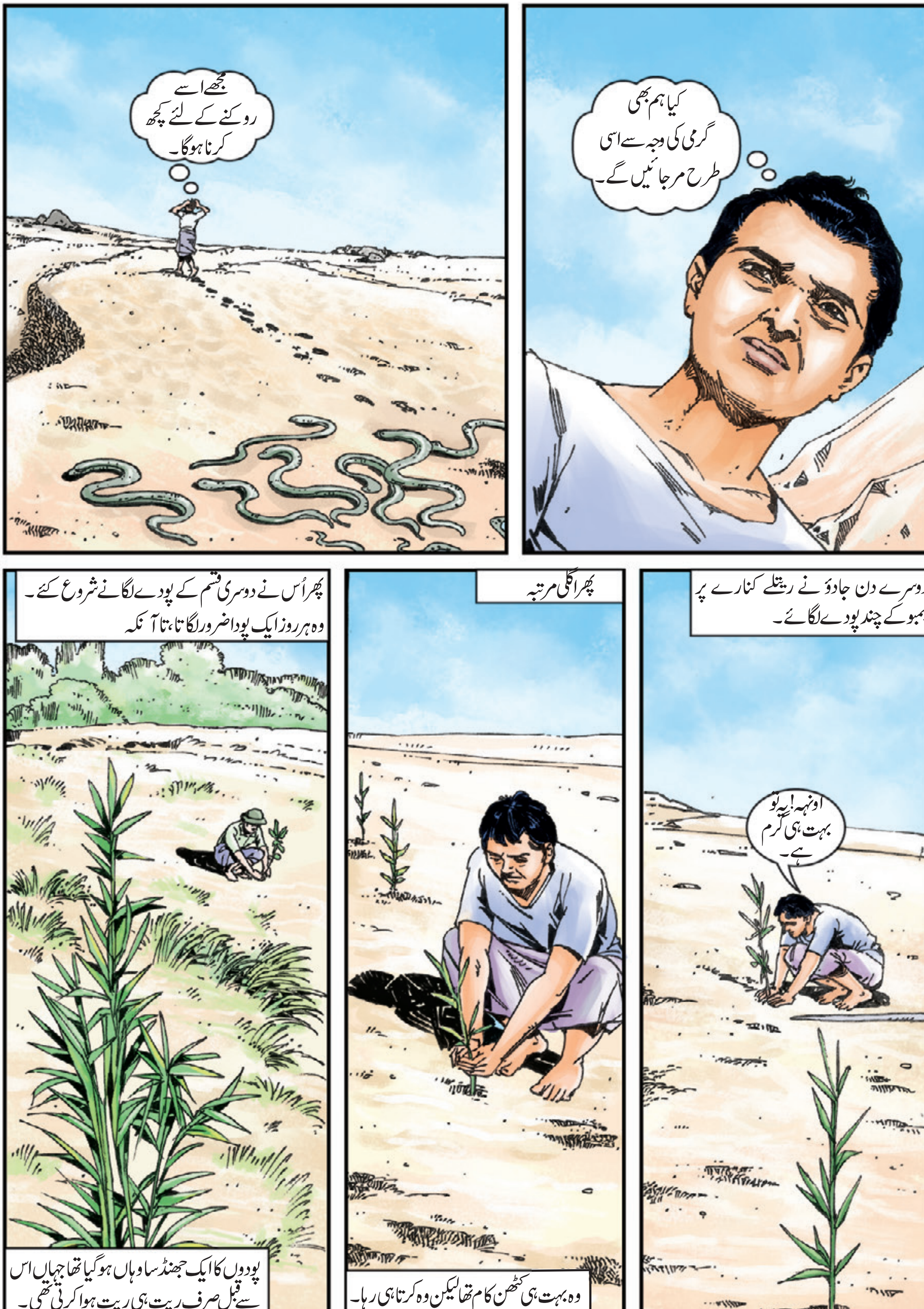
کیا ہم بھی
گرمی کی وجہ سے اسی
طرح مرجائیں گے۔
مجھے اسے
روکنے کے لئے کچھ
کرنا ہوگا۔
دوسرے دن جادوٗ نے ریتلے کنارے پر
بمبو کے چند پودے لگائے۔
اونہہ! یہ تو
بہت ہی گرم
ہے۔
پھر اگلی مرتبہ
وہ بہت ہی کٹھن کام تھا لیکن وہ کرتا ہی رہا۔
پھر اُس نے دوسری قسم کے پودے لگانے شروع کئے۔
وہ ہر روز ایک پودا ضرور لگاتا، تا آنکہ
پودوں کا ایک جھنڈ سا وہاں ہوگیا تھا جہاں اس
سے قبل صرف ریت ہی ریت ہوا کرتی تھی۔

جادؤ پییئنگ

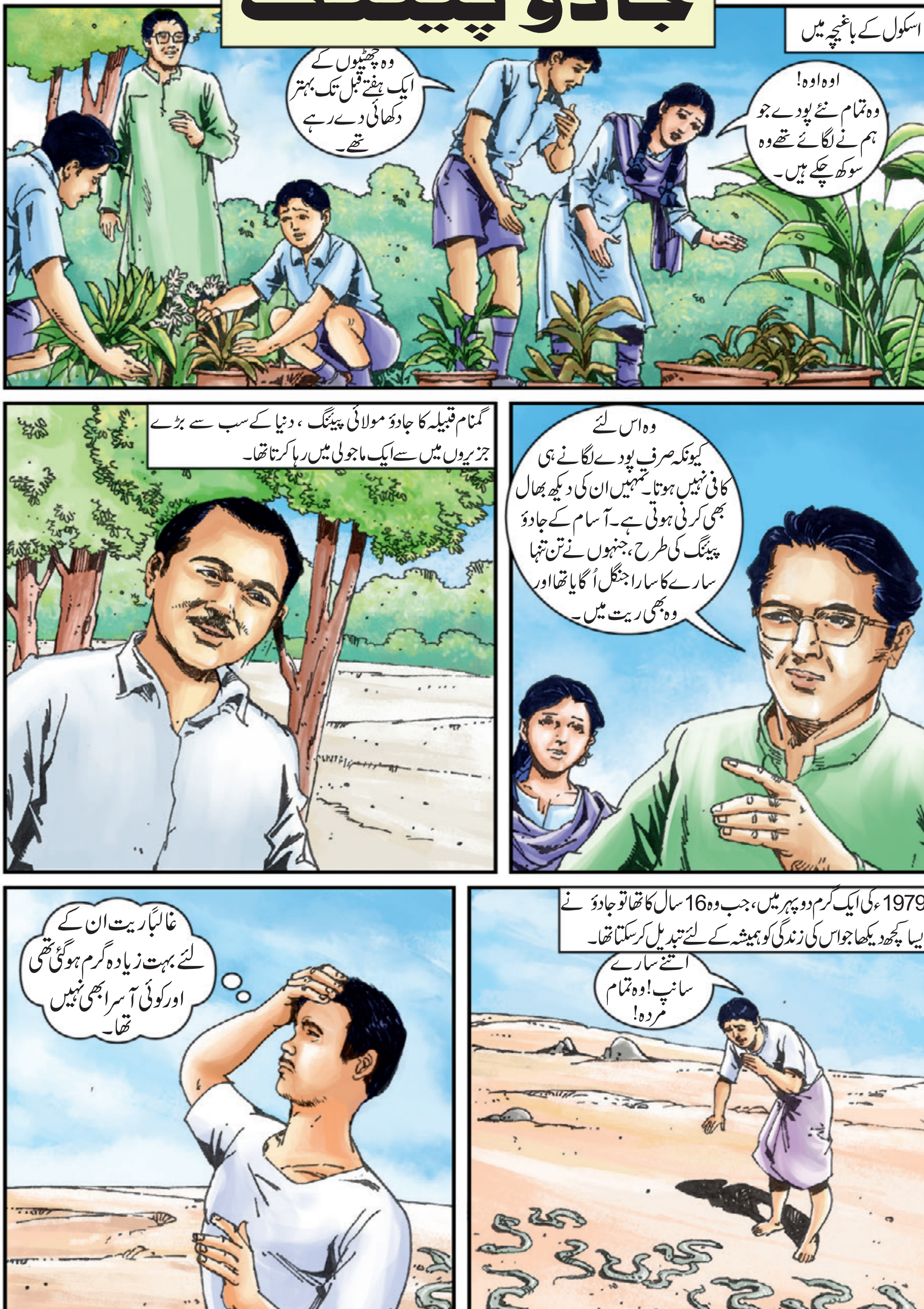

اسکول کے باغیچہ میں
اوہ اوہ! وہ تمام نئے پودے جو ہم نے لگائے تھے وہ سوکھ چکے ہیں۔
وہ چھٹیوں کے ایک ہفتے قبل تک بہتر دکھائی دے رہے تھے۔
وہ اس لئے کیونکہ صرف پودے لگانے ہی کافی نہیں ہوتا۔ تمہیں ان کی دیکھ بھال بھی کرنی ہوتی ہے۔ آسام کے جادؤ پییئنگ کی طرح، جنھوں نے تن تنہا سارے کا سارا جنگل اُگایا تھا اور وہ بھی ریت میں۔
گمنام قبیلہ کا جادؤ مولائی پییئنگ ، دنیا کے سب سے بڑے جزیروں میں سے ایک ماجولی میں رہا کرتا تھا۔
1979ء کی ایک گرم دوپہر میں، جب وہ 16 سال کا تھا تو جادؤ نے ایسا کچھ دیکھا جو اس کی زندگی کو ہمیشہ کے لئے تبدیل کرسکتا تھا۔
اتنے سارے سانپ! وہ تمام مردہ!
غالباً ریت ان کے لئے بہت زیادہ گرم ہوگئی تھی اور کوئی آسرا بھی نہیں تھا۔

اندر پال پابندی سے چڑیوں کے لئے دانا پانی رکھنے لگا اور چند سال بعد کئی چڑیوں نے تو اس کے گھر کو اپنا گھر بنالیا تھا۔
پاپا، دیکھو، وہ میرے ہاتھ پر بیٹھ رہی ہے۔
اب وہ بہت سارے ہیں امریتا، کیا یہ حیرت انگیز نہیں ہے؟

اندر پال نے آگے بڑھتے ہوئے اپنے اطراف واکناف کی جگہوں پر پودے لگانے شروع کئے تاکہ گھونسلا بنانے کے لئے مزید پرندے آسکیں۔
سال گزرتے انہوں نے سینکڑوں پودے لگائے۔

اندر پال کے گھر میں تبدیلی کو دیکھتے ہوئے اس کے چند پڑوسی متاثر ہونے لگے۔
اندر پال، جو تم کررہے ہو وہ بہت حیرت انگیز ہے۔ پرندوں کی تعداد تو کافی بڑھ گئی ہے!
ہم بھی چڑیوں کو محفوظ رکھنے میں مدد کرنا چاہتے ہیں۔
پرندوں کے لئے صرف پابندی سے دانا پانی رکھنا ہوگا اور وہ یقیناً تمہارے گھروں کے آس پاس رہنے لگیں گے۔

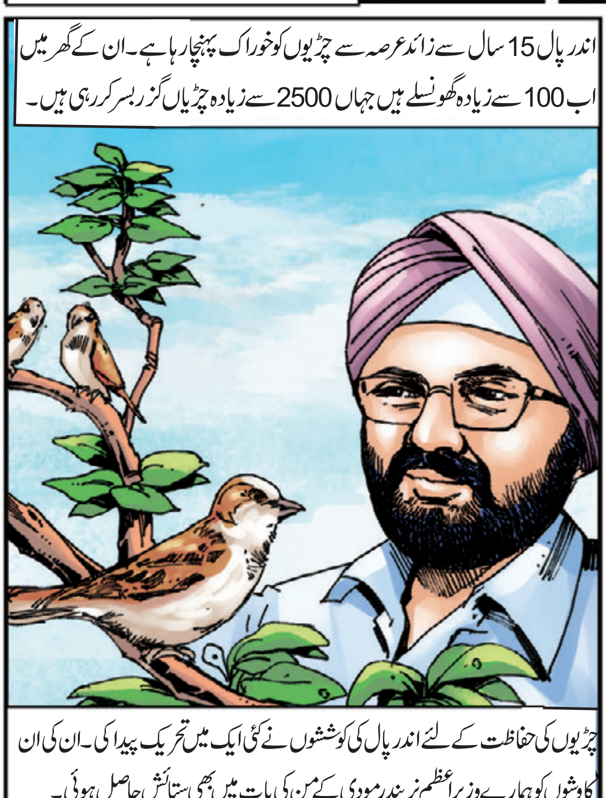
اندر پال 15 سال سے زائد عرصہ سے چڑیوں کو خوراک پہنچا رہا ہے۔ ان کے گھر میں اب 100 سے زیادہ گھونسلے ہیں جہاں 2500 سے زیادہ چڑیاں گزربسر کررہی ہیں۔
چڑیوں کی حفاظت کے لئے اندر پال کی کوششوں نے کئی ایک میں تحریک پیدا کی۔ ان کی ان کاوشوں کو ہمارے وزیراعظم نریندر مودی کے من کی بات میں بھی ستائش حاصل ہوئی۔

اندر پال، چڑیوں کے لئے دانا، پانی ڈالنے لگا۔ جلد ہی۔
دیکھو، چند چڑیاں کھانے کے لئے آئی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ دوبارہ آتی رہیں گی۔
چند ہفتوں بعد، اندر پال کو ایک خیال آیا۔
میں نے اس گھڑے میں ایک سوراخ کیا ہے اور اسے بھوسے سے بھر دیا ہے۔ میں اسے ہمارے گھر کے باہری حصہ میں ٹانگ دونگا اور یقیناً چڑیا اسے گھونسلے کے طور پر استعمال کریں گی۔
جلد ہی۔
دیکھو تمہاری، سوچ کام کر گئی ہے۔
میں بہت خوش ہوں! میں اور بھی مٹکے آرڈر کرونگا اور چڑیوں کے لئے اور کئی سارے گھونسلے بنواؤنگا۔
اندر پال نے مٹی کے کئی سارے گھونسلے بنوائے اور اپنے گھر کے اندر
حقیقت میں اب ہمارا گھر ایک انوکھا منظر پیش کر رہا ہے۔
یقیناً اور جب ہمارے اطراف واکناف چڑیوں سے بھرے ہوئے ہوں گے تو یہ اور بھی منفرد دکھائی دے گا۔

اندر پال سنگھ بترا

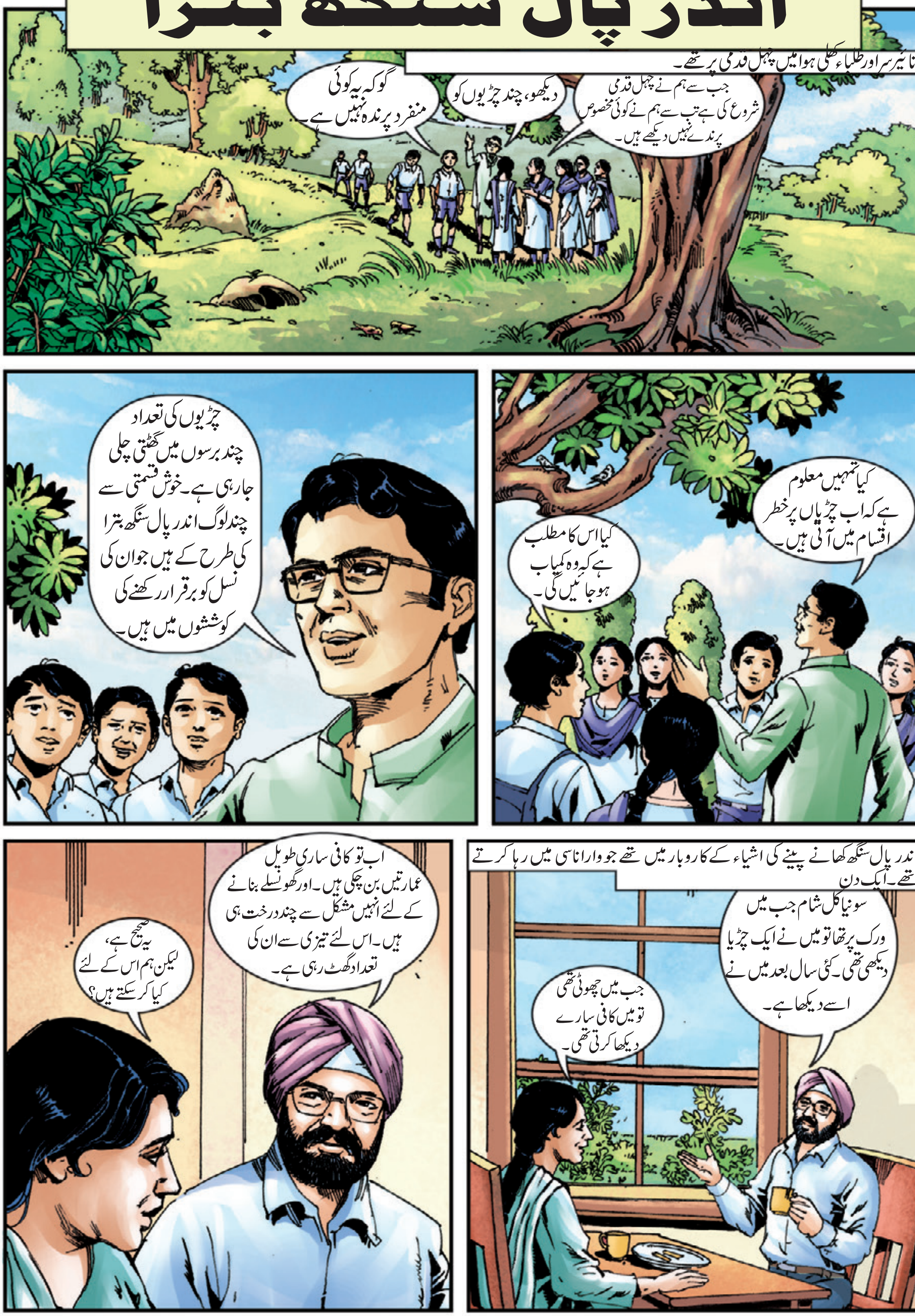

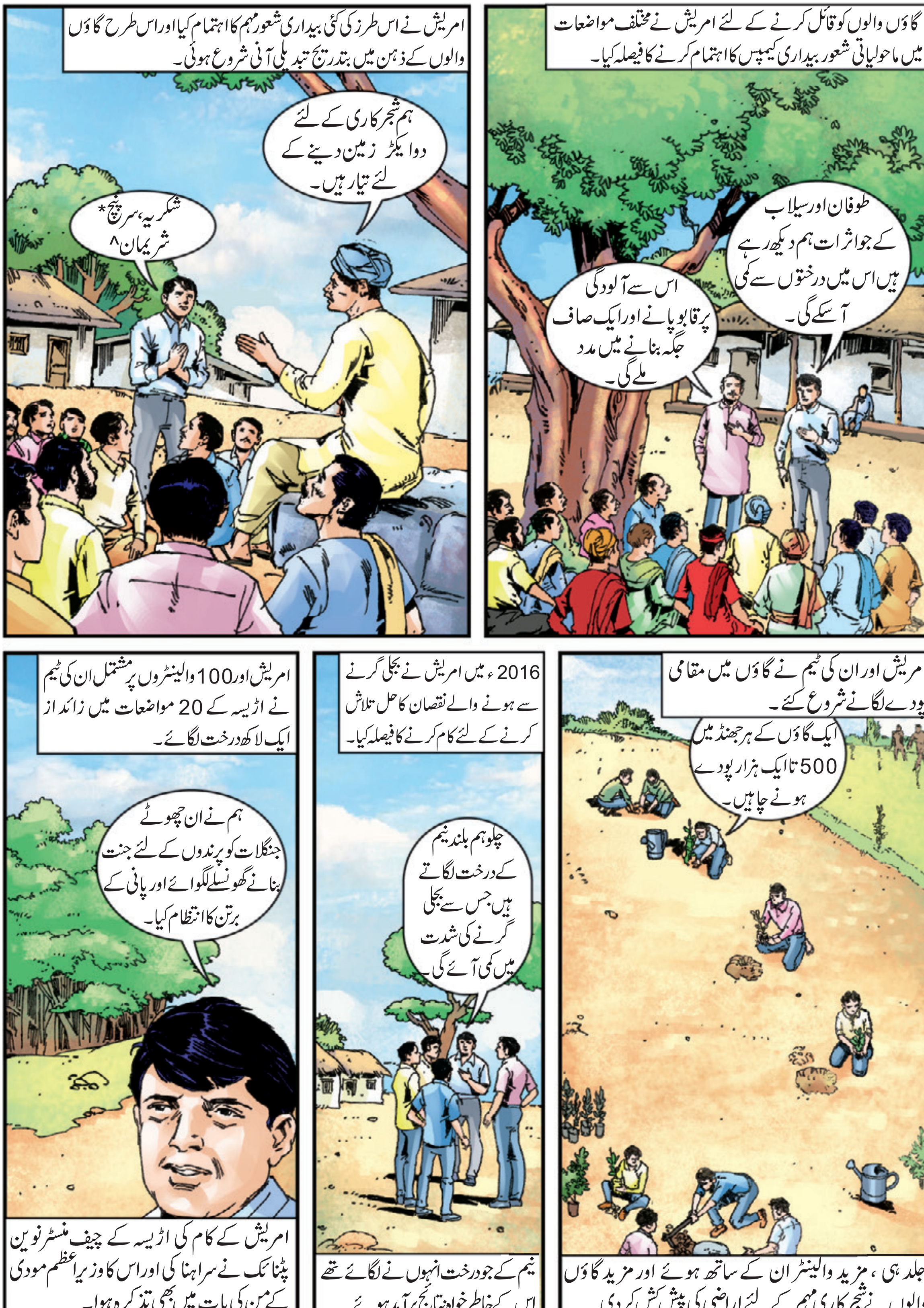

٨ احترام کی اصطلاح

* گاؤں کا سربراہ

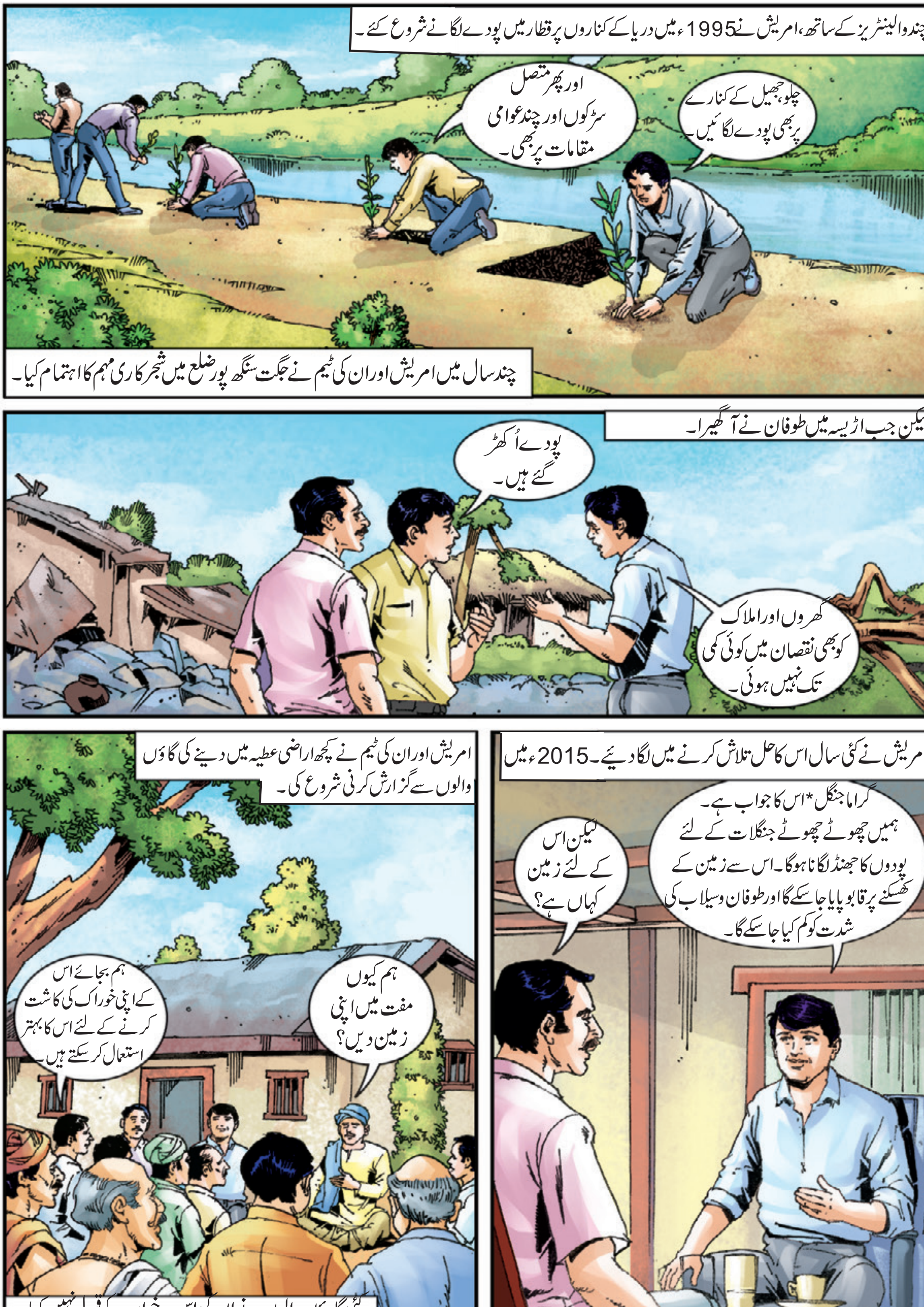
چند والینٹر یز کے ساتھ، امریش نے 1995ء میں دریا کے کناروں پر قطار میں پودے لگانے شروع کئے۔
چلو، جھیل کے کنارے پر بھی پودے لگائیں۔
اور پھر متصل سڑکوں اور چند عوامی مقامات پر بھی۔
چند سال میں امریش اور ان کی ٹیم نے جگت سنگھ پور ضلع میں شجر کاری مہم کا اہتمام کیا۔
لیکن جب اڑیسہ میں طوفان نے آ گھیرا۔
پودے اُکھڑ گئے ہیں۔
گھروں اور املاک کو بھی نقصان میں کوئی کمی تک نہیں ہوئی۔
امریش نے کئی سال اس کا حل تلاش کرنے میں لگا دیئے۔ 2015ء میں
گراما جنگل* اس کا جواب ہے۔ ہمیں چھوٹے چھوٹے جنگلات کے لئے پودوں کا جھنڈ لگانا ہوگا۔ اس سے زمین کے کھسکنے پر قابو پایا جا سکے گا اور طوفان وسیلاب کی شدت کو کم کیا جا سکے گا۔
لیکن اس کے لئے زمین کہاں ہے؟
امریش اور ان کی ٹیم نے کچھ اراضی عطیہ میں دینے کی گاؤں والوں سے گزارش کرنی شروع کی۔
ہم کیوں مفت میں اپنی زمین دیں؟
ہم بجائے اس کے اپنی خوراک کی کاشت کرنے کے لئے اس کا بہتر استعمال کر سکتے ہیں۔
کئی گاؤوں والوں نے ان کی اس درخواست کو قبول نہیں کیا۔

* دیہی جنگل

امریش سامنت

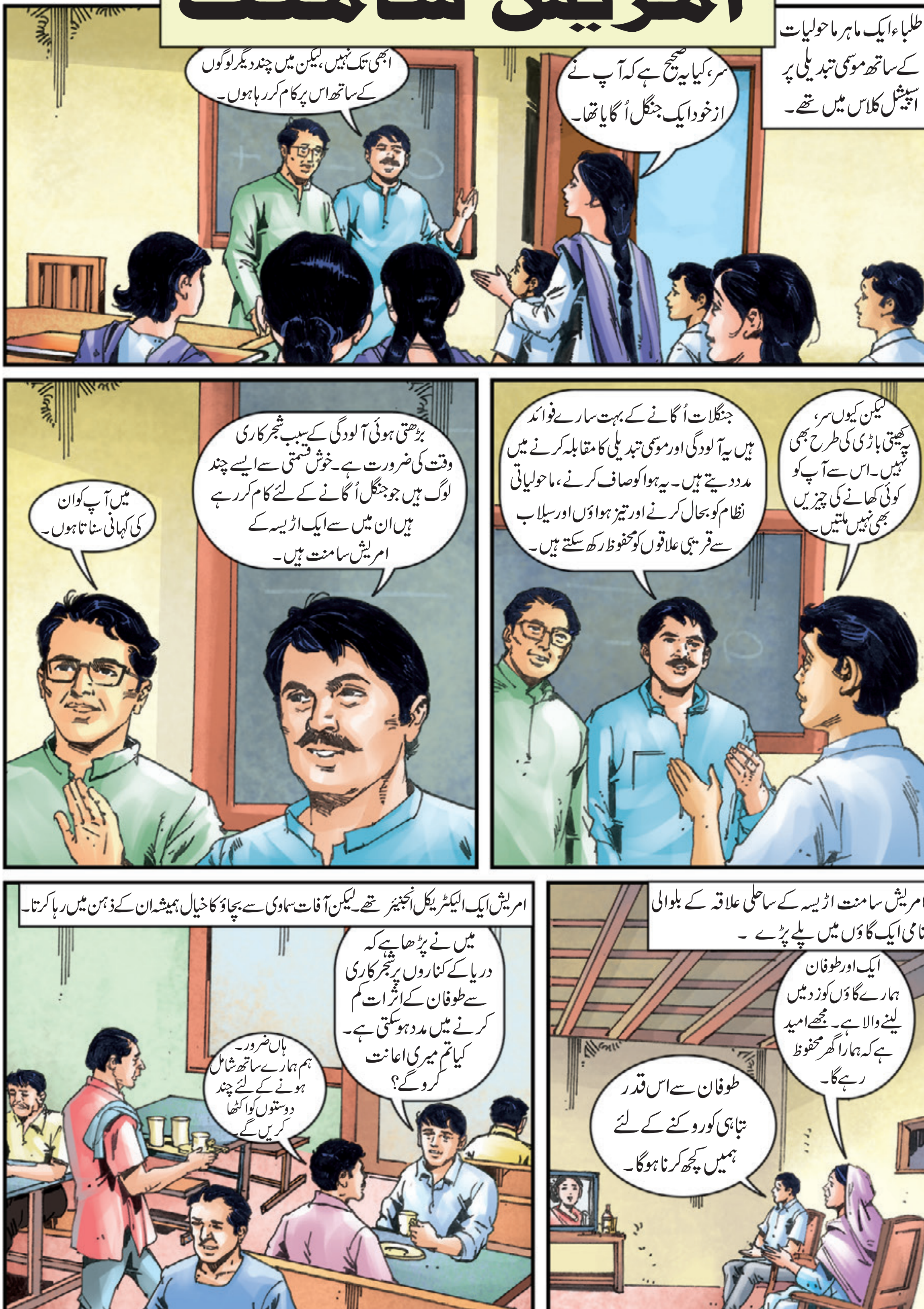

طلباء ایک ماہر ماحولیات کے ساتھ موسمی تبدیلی پر اسپیشل کلاس میں تھے۔
سر، کیا یہ صحیح ہے کہ آپ نے ازخود ایک جنگل اُگایا تھا۔
ابھی تک نہیں، لیکن میں چند دیگر لوگوں کے ساتھ اس پر کام کر رہا ہوں۔
لیکن کیوں سر، یہ کھیتی باڑی کی طرح بھی نہیں۔ اس سے آپ کو کوئی کھانے کی چیزیں بھی نہیں ملتیں۔
جنگلات اُگانے کے بہت سارے فوائد ہیں یہ آلودگی اور موسمی تبدیلی کا مقابلہ کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ ہوا کو صاف کرنے، ماحولیاتی نظام کو بحال کرنے اور تیز ہواؤں اور سیلاب سے قریبی علاقوں کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔
بڑھتی ہوئی آلودگی کے سبب شجر کاری وقت کی ضرورت ہے۔ خوش قسمتی سے ایسے چند لوگ ہیں جو جنگل اُگانے کے لئے کام کر رہے ہیں ان میں سے ایک اڑیسہ کے امریش سامنت ہیں۔
میں آپ کو ان کی کہانی سناتا ہوں۔
امریش سامنت اڑیسہ کے ساحلی علاقہ کے بلوالی نامی ایک گاؤں میں پلے بڑھے۔
ایک اور طوفان ہمارے گاؤں کو زد میں لینے والا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہمارا گھر محفوظ رہے گا۔
طوفان سے اس قدر تباہی کو روکنے کے لئے ہمیں کچھ کرنا ہوگا۔
امریش ایک الیکٹریکل انجینیر تھے۔ لیکن آفات سماوی سے بچاؤ کا خیال ہمیشہ ان کے ذہن میں رہا کرتا۔
میں نے پڑھا ہے کہ دریا کے کناروں پر شجر کاری سے طوفان کے اثرات کم کرنے میں مدد ہو سکتی ہے۔ کیا تم میری اعانت کروگے؟
ہاں ضرور۔ ہم ہمارے ساتھ شامل ہونے کے لئے چند دوستوں کو اکٹھا کریں گے۔

فہرست

1	امریش سامنت	3
2	اندر پال سنگھ بترا	6
3	جادوئی پینٹنگ	9
4	جگدیش چندرا کنیال	12
5	رفیع رامناتھ	15
6	ریپودمن بیولی	18
7	دریائے ناگاندی	21
8	سانگے شیرپا	23
9	چھیٹ لوئی بچاؤ	26
10	سریش کمار	28
11	تلسی رام یادو	31

میرے پیارے بچو۔

کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کثرت میں وحدت والا ملک ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ ہم مختلف تہذیبوں، زبانوں پر مشتمل ہیں، لیکن ہم ایک دوسرے سے باہمی مربوط بھی ہیں۔ ہمیں جو مشترک رکھتے ہیں وہ ہمارے اقدار، ہمارے انداز فکر اور ہمارے طرز عمل ہیں۔

ہم سبھوں کو معلوم ہے کہ قدرتی وسائل ہر جگہ انحطاط پر ہیں۔ جنگلات گھٹتے جا رہے ہیں اور پانی سوکھتا جا رہا ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے طول وارض میں ایسے لوگ ہیں جو 'مسائل کے حل' کی جستجو رکھتے ہیں۔ انہوں نے مسائل دیکھے ہیں، ان کے حل کے بارے میں سوچ رکھتے ہیں اور پھر ان پر عمل درآمد کے لئے وہ سب کچھ کیا ہے جو وہ کر سکتے ہیں اور یہ سب کرتے ہوئے انہوں نے اپنے خود کی زندگیوں، آس پاس کے لوگوں اور یہاں تک کہ پرندوں اور جانوروں کی زندگیوں کو بہتر بنایا ہے۔

یہاں مجھے فخر محسوس ہو رہا ہے آسام کے جادھو پیانگ کے بارے میں آپ کو بتلاتے ہوئے جنہوں نے اپنے طور پر ایک جنگل اُگایا۔ ایک ایسا جنگل جہاں آج، شیر اور راہینوس نے اپنے ٹھکانے بنائے رکھے ہیں۔

آسام کے طول وارض کے اُس پار سے، کیرالا میں، رافی رام ناتھ نے بھی ایک نیم جنگل اُگایا ہے۔ اڑیسہ میں امریش سامنت، کرناٹک میں سریش کمار اور اُتراکھنڈ میں جگدیش کنیال نے بھی درخت لگاتے ہوئے مسائل کی یکسوئی کی ہے۔

میزورم کے لوگوں نے اپنی ایک لاقیمت دریا چھیٹ لوئی کی صفائی کی اور پھر وہاں سے صاف کئے گئے پلاسٹک سے ایک سڑک بنائی! ملک کے دوسرے طرف ٹامل ناڈو کی خواتین نے اپنی خشک ناگا ندی کی پھر سے روانی بحال کی

تو آپ دیکھیں، کہ آپ چاہے کہیں بھی رہیں۔ اگر آپ خود میں 'مسائل کے حل' کا طرز عمل پیدا کریں تو آپ ہر جگہ کچھ الگ سا کر سکتے ہیں۔

MANN KI BAAT
VOL.8

Authors
Sarda Mohan and Tanushree Banerji

Illustrations and Cover Art
Dilip Kadam

Assistant Artist
Ravindra Mokate

Production
Amar Chitra Katha

Colourists
Prakash Sivan, Prajeesh V. P. and Periasamy Samikannu

Flat Colourists
Vineesh S. Sreedharan and Srinath Malolan M.

Layout Artist
Akshay Khadilkar

Published by
Amar Chitra Katha Pvt. Ltd

Edition I

URDU

ISBN – 978-93-6127-502-9

Amar Chitra Katha Pvt. Ltd, January 2024

© Ministry of Culture, Govt of India, January 2023
All rights reserved. This book is sold subject to the condition that the publication may not be reproduced, stored in a retrieval system (including but not limited to computers, disks, external drives, electronic or digital devices, e-readers, websites), or transmitted in any form or by any means (including but not limited to cyclostyling, photocopying, docutech or other reprographic reproductions, mechanical, recording, electronic, digital versions) without the prior written permission of the publisher, nor be otherwise circulated in any form of binding or cover other than that in which it is published and without a similar condition being imposed on the subsequent purchaser.

You can now get ACK stories as part of your classroom with **ACK Learn**, a unique learning platform that brings these stories to your school with a range of workshops. Find out more at **www.acklearn.com** or write to us at **acklearn@ack-media.com**.

من کی بات

جلد- 8